قرآن مجید اور کاپی رائٹ
پاک سرزمین کے ایک عدالتی فیصلے کا تجزیہ
از
لئیق احمد مشتاق
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ سُرینام، جنوبی امریکا

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کِھلا یہی ہے

قرآن مجید اور کاپی رائٹ

لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس شجاعت علی خان کے
ایک عدالتی فیصلے کا تجزیہ

آپ کی اپنی عدالت کیجئے جو فیصلہ
ہاں مگر وہ فیصلہ اِک آخری تقدیر کا

نام کتاب: قرآن مجید اور کاپی رائٹ

نام مؤلف: لئیق احمد مشتاق

سرِورق: مقصود احمد منصور مقیم گیانا

ترتیب وتزئین: حارث احمد مظفر

اشاعت: دسمبر ۲۰۲۴ء

مقام: مسجد ناصر، پاراماریبو

سُرینام، جنوبی امریکا

The Holy Quran and copyright (Urdu)

Analysis of a judicial decision by Justice Shujaat Ali Khan, Judge of the Lahore High Court Lahore Pakistan.

Written by:

Laiq Ahmad Mushtaq
Missionary Ahmadiyya Muslim Jama'at
Suriname, South America.

انتساب

اس پیکر محبت اور مجسّم شفقت وجود کے نام جس نے اپنے تن سے جنم دیا۔ اپنی تمام اولاد در اولاد کو صغر سنی میں قرآن مجید سکھایا اور خود ہمیشہ بلند آواز اور خوش الحانی کے ساتھ اس کی تلاوت کی۔

جس کی سچی اور بے لوث دعائیں میرے سر پر سائبان کی طرح ہیں۔

اے میری ماں مجھے ہر پل رہے تمہارا خیال
تم ہی سے صبح مری میری شام تم سے ہے

وہ ہجر زدہ ماں جس نے محض دین کی خاطر اپنی پہلی نرینہ اولاد سے لمبی جُدائی شرح صدر کے ساتھ برداشت کی اور اسی فرقت میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ سرائے فانی سے کوچ کرنے سے چند دن قبل اس کی زبان سے نکلے یہ کلمات ہر وقت میری سماعتوں میں گونجتے ہیں: ''اِک وار آکے مینوں جیوندے جی ویکھ لے۔''

اے خدا بر تربت او ابرِ رحمت ہا ببار!
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم

مصنّف کا مختصر تعارف

ہمارے خاندان میں احمدیت میرے پڑدادا محترم شیخ محمد سلطان صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1897ء میں عین عالم شباب میں 24سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی توفیق پائی، اور ضلع لودھراں کے سب سے پہلے احمدی اور صحابی ہونے کا دائمی شرف حاصل کیا۔ رجسٹر روایات صحابہ نمبر 13 میں ان کی روایات موجود ہیں۔ نیز ان کے حالات زندگی ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، روزنامہ الفضل پاکستان اور ہفت روزہ بدر قادیان جیسے موقر جماعتی اخبارات میں شائع شدہ ہیں۔ ان کے بڑے بھائی (خاکسار کے پڑنانا) محترم شیخ محمد رمضان صاحب نے 1902ء میں امام آخر الزمان کی بیعت کر کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

جون 1994ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوا۔ نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے تحت جوہر آباد، خوشاب شہر، خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ، سمندری اور گوگھوال ضلع فیصل آباد میں خدمت کی توفیق پائی۔ دسمبر 2001ء سے سُرینام میں خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ رب رحمٰن ورحیم کی عطا سے یہ تیسری قلمی کاوش ہے۔

دیگر کتب

صدی کا سفر: اشاعت جون/2020۔ جنّات کی حقیقت: اشاعت جون/2022

وجہ تالیف

لَآ اِلٰہَ کے دیس میں

کشور حسین پر

المیہ ہی المیہ

پاک سرزمین پر

دور تک اندھیرے ہیں

یاس کے بسیرے ہیں

گھات میں لٹیرے ہیں

غاصبوں کے ڈیرے ہیں

کیسی رات چھا گئی

صبح آفرین پر

المیہ ہی المیہ

پاک سرزمین پر

یہ وہ مرثیہ ہے جو آج ارض وطن کی حالت زار بیان کر رہا ہے۔ جہاں ظلم کا سماج ہے اور غاصبوں کا راج ہے۔ معاشرہ دن بدن ذلت اور پستی میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ اہل زر اور ہوس

کے پجاری اس خطۂ زمیں پر اپنے پنجے گاڑ چکے ہیں۔ ارباب بست وکشاد ہمیشہ ان مسائل کے انبار سے نظریں چرائے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے اور ہر ممکن طریق سے اسے طول دینے میں مگن نظر آتے ہیں۔ وہ ارباب اختیار جو عدل کے ایوانوں میں بیٹھے ہیں برس ہابرس سے لٹکے ہزاروں مقدمات نمٹانے اور سائلین کی دادرسی کرنے کی بجائے معاشرے کے رنگ میں رنگین ہو چکے ہیں، اور مفاد پرست حکمرانوں نام نہاد علما اور مذہبی جنونیوں کے زیر اثر عدل و انصاف اور عقل سے عاری فیصلے دینے پر مجبور ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی جسٹس شجاعت علی خان صاحب کے ایک ایسے فیصلے کے تجزیئے پر مشتمل ہے جو حقائق اور انصاف سے عاری ہے۔ کئی سال سے پہلے محترم مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل نے اس موضوع پر لکھنے کی تحریک کی تھی، مگر گزشتہ سالوں کے دوران میں نے جب بھی اس مضمون کی گہرائی، حجم، عدالتی اصطلاحات اور قانونی موشگافیوں پر غور کیا یہ مجھے اپنی ذہنی اور علمی استعداد سے بہت باہر دکھائی دیا، اسی لئے اس پر کام کرنے کی ہمت نہیں جٹا پایا۔ مگر آخر کار مولا کریم نے اپنے فضل وکرم سے یہ مضمون لکھنے کی توفیق دی، اور اُسی کے فضل واحسان سے دسمبر 2024ء میں یہ مضمون تین اقساط میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے ترجمان روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے تین شماروں کی زینت بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

الفضل انٹر نیشنل میں شائع شدہ مضمون میں چند آیات قرآنی اور چند اقتباسات کے اضافے کے ساتھ اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

وہ سارباں جس کے ہاتھ میں جگ کی مہار ہے ان الفاظ کو نافع الناس بنائے۔

اپنے حبیب آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہی در مولا پہ پیش ہیں:

”اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے۔ اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسولِ کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 603۔ ایڈیشن 2021ء)

لئیق احمد مشتاق

20/ دسمبر 2024ء

لُطف یہ ہے کہ آدمی عام کرے بہار کو
موجِ ہوائے رنگ میں آپ نہا لیا تو کیا

اب کہیں بولتا نہیں غیب جو کھولتا نہیں
ایسا اگر کوئی خدا تم نے بنا لیا تو کیا

آج کی ہے جو کربلا کل پہ ہے اُس کا فیصلہ
آج ہی آپ نے اگر جشن منا لیا تو کیا

لوگ دکھے ہوئے تمام رنگ بجھے ہوئے تمام
ایسے میں اہلِ شام نے شہر سجا لیا تو کیا

عبید اللہ علیم

پیش لفظ

برادرم مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ انچارج سُرینام (جنوبی امریکہ) نے مجھ حقیر، بے علم اور محض لاشئ سے اپنے ایک کتابچہ بعنوان "قرآنِ مجید اور کاپی رائٹ" پر پیش لفظ لکھنے کی درخواست کی ہے۔ جو تین اقساط کی صورت میں روزنامہ الفضل انٹرنیشنل میں بالترتیب مؤرخہ 10/دسمبر، 11/دسمبر اور 12/دسمبر 2024ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا اور دنیا بھر سے نہ صرف اِس مضمون نے داد سمیٹی بلکہ مصنّف مضمونِ ہذا کے تبحّرِ علمی اور قرآنِ کریم کے حوالہ سے وسیع علمی تفکّرات و محاسن پر تحسین حاصل کی۔ مَیں ذاتی طور پر بہت سے قارئینِ الفضل کو جانتا ہوں جنہوں نے اِس اہم خزینہ کو پرنٹ کی صورت میں یا اِسے کَٹ پیس (Cut pace) کر کے اپنے Gadgets میں ہمیشہ کے لئے اپنے اور آئندہ آنے والی اپنی نسلوں کے استفادہ کے لئے محفوظ کرلیا۔ ایسے لوگوں کے لئے خوشخبری ہو کہ مصنّف، اِس علمی، روحانی اور تحقیقی مائدہ کو افادۂ عام کے لئے یکجائی طور پر پرنٹ کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

خاکسار نے موصوف کا یہ مضمون اُس وقت تفصیل سے پڑھا جب ادارۂ الفضل نے اشاعت سے قبل اِسے بغرض پروف، رائے دِہی اور مشورہ کے لئے مجھے بھجوایا تھا۔ مَیں نے اِس کو لفظاً لفظاً پڑھا اور اِس علمی مائدہ سے نہ صرف خوب حظّ اُٹھایا بلکہ جُوں جُوں آگے بڑھا اِس حظّ اور لُطف میں اضافہ ہوتا گیا۔ میرے لئے یہ مضمون جہاں ازدیادِ علم، ایقان اور ایمان کا باعث بنا وہاں مضمون نگار کے علم و معرفت میں ترقی و استحکام کے لئے بار بار دُعا بھی دِل سے نکلتی رہی۔ پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے نام نہاد مُلّانوں کی مُنہ زور غیر اسلامی مخالفت سے مجبور ہو کر حکومتِ پاکستان نے نہ صرف قرآن مجید، اِس کے تراجم اور تفاسیر کی طباعت پر جماعت احمدیہ پر پابندی

عائد کر دی ہے بلکہ دیگر تمام جماعتی کتب، اخبارات اور رسائل و میگزینز کی طباعت اور اشاعت بھی بند کر دی گئی ہے۔ ایسے وقت میں یہ ولولہ انگیز اور نادر حوالوں پر مشتمل مضمون اِس ناروا اور تکلیف دہ پابندیوں کی حقیقت کھولنے کے لئے ایک مفتاح کا کام کرے گا اور اِن مولویوں کے اِس ظالمانہ غیر اسلامی فعل سے پردہ چاک کرتا رہے گا۔ ان شاء اللّٰہ۔ اِس سلسلہ میں موصوف نے ہائی کورٹ لاہور کے جج جناب جسٹس شجاعت علی خان کے غیر منصفانہ فیصلہ پر مدلل دلائل کے ساتھ حُجّت تمام کی ہے۔ یہ وقت کی ضرورت تھی جسے مضمون نگار نے بھی تحریر کرتے وقت محسوس کیا ہے۔

اِس عنوان پر مضمون خاکسار کی نظروں سے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ گزرا ہے حالانکہ خاکسار کو اپنی زندگی میں پریس، پرنٹنگ و ڈیزائننگ، اشاعت و طباعت، صحافت اور نیشنل اخبارات و رسائل اور اُن کے مطبع سے بہت واسطہ رہا اور اِن کو دیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ اِس تناظر میں یہ مضمون میرے لئے بہت مفید ثابت ہؤا۔ مضمون نگار نے اتنے وسیع و عریض مضمون کے مختلف زاویوں کو چند صفحات پر نہایت حسن اور خوبصورتی سے مُنقّش کیا ہے۔

مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب کا تعلق پاکستان میں دُنیا پور ضلع ملتان حال ضلع لودھراں سے ہے خاکسار نے ''دُنیا پور'' کا نام پہلی بار 1970ء کے لگ بھگ اُس وقت سنا تھا جب دو بھائی جامعہ احمدیہ ربوہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آگے پیچھے جامعہ میں آئے تھے۔ اُن میں سے ایک بھائی کا میرے ساتھ کلاس فیلو کا رشتہ اور دوسرے کا تعلق ٹٹوریل گروپ فیلو کا تھا۔ ایک دفعہ خاکسار نے اِن دونوں میں سے بڑے بھائی مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مرحوم سے دُنیا پور جماعت کا تعارف سنتے ہوئے کہا تھا کہ دیکھو! نام ''دُنیا پور'' ہے اور وہاں سے دین کے دو پھول اپنے اندر

نکھار پیدا کرنے اور خوشبو اور مہک میں اضافہ کے لئے جامعہ میں آئے ہیں۔ ایک لمبے تعطّل کے بعد دنیاپور سے پھر دو بھائی دینی تعلیم کے حصول اور مربّی بننے کی خاطر جامعہ احمدیہ ربوہ میں جلوہ گر ہوئے۔ اِن میں ایک مصنّف کتابِ ہذا مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ سُرینام اور ایک اُن کے بھائی مکرم شیخ محمد ولید احمد صاحب مربی ضلع پشاور ہیں۔ مکرم شیخ محمد ولید احمد صاحب سے خاکسار کا تعارف بحیثیت نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان ہو چکا تھا جبکہ بڑے بھائی مکرم لئیق مشتاق صاحب سے میرا پہلا تعارف لندن یوکے میں اُس وقت ہوا جب مَیں ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن کی خدمات بجالا رہا تھا اور سُرینام سے ایک نوجوان مجاہدِ اسلام کے جاندار تحقیقی و علمی مضامین ایک تواتر کے ساتھ الفضل آن لائن میں طباعت کے لئے موصول ہونے لگے۔ تعارف حاصل کرنے پر معلوم ہوا کہ اِن کا تعلق بھی بظاہر نظر دُنیا کا پہلو رکھنے والے شہر ''دُنیا پور'' سے ہے لیکن یہ بابرکت زمین صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مبروک ہے۔ جن کے یہ چشم و چراغ ہیں اور علمیّت کی بناء پر اِسم با مُسمّٰی ہیں۔ موصوف اِن معنوں میں نجیب الطرفین ہیں کہ پڑدادا حضرت شیخ محمد سلطانؓ اور پڑنانا حضرت شیخ محمد رمضانؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے تھے۔ موصوف کچھ عرصہ پاکستان میں بطور مربّی خدمات بجالانے کے بعد آج کل جنوبی امریکہ کی ایک قدیم مخلص جماعت سُرینام کو اپنی خوشبو اور مہک سے معطّر کر رہے ہیں۔ آپ کے سینکڑوں ٹھوس مضامین تاریخِ احمدیت کا حصّہ بن چکے ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ موصوف نے ایک غُوطہ خور کی طرح جماعتی کُتب اور غیروں کی کُتب میں غُوطہ لگا کر علوم و فنون حاصل کر کے یہ مضامین تشکیل دیئے اور جنوبی و لاطینی امریکہ میں مادی قیمتی معدنیات کی تلاش میں حکومتیں کام کر رہی

ہیں اور مختلف قبائل و لوگ بھی۔ اِسی طرح موصوف روحانی معدنیات کی تلاش میں مصروفِ عمل ہیں۔ یہ علمی و روحانی مائدہ کتابی شکل میں موصوف کی تیسری قلمی کاوش ہے۔ امید ہے اس کا ایک ایک لفظ قاری کے دل و دماغ میں اُتر کر اپنی جگہ بنائے گا اور نہ صرف یہ مضمون داد سمیٹے گا بلکہ مضمون نگار بھی قارئین کی دُعائیں لینے کا موجب ہو گا۔

موصوف نے قرآن کریم سے اپنی اور اپنے خاندان بالخصوص ماں کی محبت کا ذکر ''انتساب'' میں کیا ہے جو قابلِ تحسین ہے۔ یہ کتاب اِسی محبت کی عکاسی کر رہی ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشاد ''تُم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے''۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن) پر دلالت کرتی ہے۔

کتاب کا حُسن اور خوبصورتی تو اپنی جگہ، ٹائیٹل بھی قابلِ تعریف اور خوبصورت، دیدہ زیب اور پُر کشش ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تصنیف موصوف، اُن کے افرادِ خاندان، جماعت اور اسلام کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور موصوف کے علم و ایقان اور ایمان میں ترقی نصیب ہوتی رہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وبَارِكْ لَهٗ وَلِاُسْرَتِهٖ وَلِجَمَاعَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَلِلْاِسْلَامِ

والسلام

ابو سعید حنیف احمد محمود

(مربی سلسلہ۔ سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ سابق ایڈیٹر الفضل آن لائن لندن، حال نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل انٹرنیشنل)

(16 دسمبر 2024ء)

فہرست عناوین

جس دیس سے ماؤں بہنوں کو اغیار اٹھا کر لے جائیں

جس دیس سے قاتل غنڈوں کو اشراف چھڑا کر لے جائیں

جس دیس کی کورٹ کچہری میں انصاف ٹکوں پر بکتا ہو

جس دیس کا منشی قاضی بھی مجرم سے پوچھ کے لکھتا ہو

جس دیس کے چپے چپے پر پولیس کے ناکے ہوتے ہوں

جس دیس کے مندر مسجد میں ہر روز دھماکے ہوتے ہوں

جس دیس میں جاں کے رکھوالے خود جانیں لیں معصوموں کی

جس دیس میں حاکم ظالم ہوں سسکی نہ سنیں مجبوروں کی

جس دیس کے عادل بہرے ہوں آہیں نہ سنیں معصوموں کی

جس دیس میں غربت ماؤں سے بچے نیلام کراتی ہو

جس دیس میں دولت شرفاء سے ناجائز کام کراتی ہو

جس دیس کے عہدیداروں سے عہدے نہ سنبھالے جاتے ہوں

جس دیس کے سادہ لوح انساں وعدوں پہ ہی ٹالے جاتے ہوں

اس دیس کے ہر اک لیڈر پر سوال اٹھانا واجب ہے

اس دیس کے ہر اک حاکم کو سولی پہ چڑھانا واجب ہے

فیض احمد فیض

*ابتدائیہ

آقائے دو جہاں والیِ امت ﷺ نے جہاں ایک طرف یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَی مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقَی مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُہٗ کی خبر دی، وہیں ایمان کو ثریا سے واپس لانے کے لئے ایک رجل فارس کی آمد کا مُثردہ جانفزِا بھی سنایا۔ وہ خیر اُمت جو کُل عالم کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے پیدا کی گئی جب تک قرآن کو تھامے رہی شان و شوکت اور کامرانیوں سے سرفراز رہی۔ مگر جب اس امت نے کلام اللہ کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا تو قعر مذلت میں گرتے چلے گئے۔ وہ کامل شریعت جو ابتدا میں ہی اپنے لاریب و بے عیب ہونے کا اعلان عام کرتی ہے اس میں ناسخ و منسوخ کا سلسلہ جاری ہوا۔ قرآن کو دستور العمل بنانے کی بجائے فال نکالنے اور ثمن قلیل کمانے کا ذریعہ بنالیا گیا۔ ظاہر پرست اور دقیانوسی خیالات سے آلودہ علما اور مفتیان نے قرآن پاک کی مشینی طباعت کو ناجائز قرار دیا، کسی اور زبان میں ترجمے کو ناپسند کیا۔ خود بھی اس کلام کے فیض سے محروم رہے اور مخلوق خدا کو بھی اس سے دور رکھنے کی کوشش کی۔

پھر مخبر صادق ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا، اور عرش الٰہی سے اسے یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ کا حکم صادر ہوا۔

جب کوئے یار میں اس عاشق صادق کی آمد کی خبر گرم ہوئی تو شمس و قمر اس کی صداقت کی گواہی کے لئے ایستادہ ہوئے۔ وہ موعود اقوام عالم اپنے مشن اور مقصد وحید کا اعلان ان الفاظ

میں کرتا ہے: ”میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔“ (برکات الدعا، روحانی خزائن جلد6 صفحہ 34۔ ایڈیشن 2021ء)

اپنے متبعین امت مسلمہ اور کُل عالم کا وہ خیر خواہ بڑی تحدی کے ساتھ یہ خبر دیتا ہے: ”حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی نے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں ۔۔۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 26، 27۔ ایڈیشن 2021ء)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلے یہ الفاظ آپ کی حیات مقدس کا انتہائی خوبصورت خلاصہ بیان کرتے ہیں: ”مَیں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ مَیں دنیاداری کے کاموں میں

نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ مَیں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور رُوحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔‘‘

(سناتن دھرم، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 474۔ ایڈیشن 2021ء)

آج سکوت شب میں بھی اُس کا پیام اکناف عالم میں گونجتا ہے۔ اُس کی روحانی میراث کے وارث خلفائے کرام اور اس کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں قرآن مجید کے ان حقائق و معارف اور دقیق صداقتوں کو جو اس نے بیان کیں اطراف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

ابدُ الدّہر تک اس امام کامگار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام گم گشتہ راہوں کو عافیت کی نوید سناتا رہے گا۔

باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کِھلا
آئی ہے بادِ صبا گُلزار سے مستانہ وار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

*حرف آغاز

قرآن مجید! دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب، ایک **مکمل** ضابطہ حیات۔ **قرآن**! انسان کو تدبّر اور تفکّر کی دعوت دینے والی کتاب۔ **قرآن** ربِّ رحمٰن کی طرف سے انسان کے لئے موعظہ حسنہ، رشد و ہدایت کا خزانہ اور امراضِ روحانی سے شفا بخشنے والی کتاب۔ **قرآن**! نیکی و بدی، سچ اور جھوٹ، کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والا آسمانی صحیفہ، **تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ** کا اعلان عام کرنے والی کتاب۔ **قرآن**! دینی، معاشی، معاشرتی، عائلی، قومی اور بین الاقوامی مسائل کا جامع و کامل حل پیش کرنے والی کتاب۔ **قرآن**! نغمگی اور سوز گداز سے لبریز دلوں کو موہ لینے والی کتاب، انسان کو طاہر و مطہر بنانے والا مکرم صحیفہ۔ جس کا حرف حرف اور لفظ لفظ زندگی بخش، اندھیروں سے نجات اور روشنی کی نوید دینے والا ہے۔ **قرآن**! وہ کتاب مکنون جو لوح محفوظ میں ہے، وہ احسن الحدیث جو دلوں میں خشیت اللہ پیدا کرتی ہے۔ قرآن مجید وہ کتاب جس کی تلاوت روح الامین نے کی اور محمد عربی ﷺ کی زبان پر جاری ہوا۔ **قرآن** وہ ذکرِ محفوظ کہ الحمد للہ کی الف سے لے کر والناس کی س تک جس کا حرف حرف اور لفظ لفظ تا ابد قائم و دائم اور خالق کُل حیی و قیوم خدا کی حفاظت و نگہبانی میں رہے گا۔ **قرآن** روئے زمین پر بسنے والے ہر انسان کے لئے رشد و ہدایت کا خزانہ لئے ہوئے ہے۔ اور صاحبان عقل کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ ایک ذی شعور انسان کا تعلق کسی بھی شعبہ زندگی سے ہو قرآن اس کے کے لئے کافی و شافی ہے۔ ہر طرح کا علمی مذاق رکھنے والے کے لئے یہ صحیفہ تشفی کا باعث ہے۔ اسی لئے مالک ارض و سماء رب رحمٰن نے جمیع اقوام عالم کی

طرف بھیجے گئے سید الرسل کی توسّط سے اسے کل عالم کے لئے بھیجا۔ اور صدیوں سے یہ کتابی صورت میں چہار سُو موجود ہے۔ خطے، ملک، رنگ نسل اور مذہب کے فرق کے بغیر انسان اس کتاب کو پڑھتے ہیں۔ یہ کتاب اسلام اور مسلمان کی پہچان ہے مگر کبھی کسی ملک قوم فرقے یا جماعت نے اس پر اپنی ملکیت کا حق نہیں جتایا۔ مگر چشم فلک آج یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ ایک حکومت، ایک عدالت کا جج قرآن مجید کی اشاعت کو کسی ایک گروہ کے لئے خاص کرنا چاہتا ہے، اور کاپی رائٹ کے نام پر کسی کو قرآن مجید کی اشاعت کا مجاز اور کسی کو غیر مجاز قرار دیا جارہا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج جناب شجاعت علی خان صاحب نے حسن معاویہ نامی شخص کی طرف سے دائر کی جانے والی درخواست پر 5/مارچ 2019ء کو 39 صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ جاری کیا۔ اس فیصلے کی نقل درج ذیل لنک پر موجود ہے۔

https://sys.lhc.gov.pk/appjudgments/2019LHC780.pdf

*اس فیصلے کے چند مندرجات درج ذیل ہیں

32. As a necessary corollary to the above discussion I am of the considered view that neither the non-Muslims, in particular Ahmadis/Quadianis/Lahoris, can pose themselves as Muslims nor can they publish any material by using the names of the books of the Muslims, in particular Holy Qur’an, with the

names of the Muslims authors just to portray that the same belongs to Muslims. Further, they have no right to use Muslims epithets to make the others to believe that they are Muslims. Consequently, this petition is disposed of with the directions that–

i. the Federal as well as the Provincial Government shall ensure availability of a standard copy of Holy Qur'an alongwith its literal meaning, at Federal, Provincial, District and Tehsil levels, duly approved by the respective Qur'an Boards to use it as a specimen to determine as to whether any subsequent publication qualifies the test of authenticity of original text of Holy Qur'an and its literal meaning or not;

ii. the Federal as well as Provincial government shall take steps to ensure that only the printers/publishers, authorized by the Qur'an Board, are allowed to print Holy Qur'an and other religious books of the Muslims. Further, the authorized printers/publishers be bound down to give specific Bar/QR code as well as distinct serial number against each copy of every religious book, in particular the Holy Qur'an, to know the authenticity of the said book and to fix responsibility in case of any omission/commission on the part of any publisher/printer. Furthermore, each page of the Holy Qur'an be embossed with

name of the publisher/company in order to eliminate the possibility of replacement of any page at subsequent stage;

iii. in view of the ever increasing importance of the Information Technology, the Federal Government, in collaboration with other stakeholders, in particular Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA) and the Pakistan Telecommunication Authority (PTA) shall take measures that the search engines/ websites showing proscribed religious material are blocked. Further, only the websites which are registered with PTA and possess certificate from the Qur'an Board regarding authenticity of the religious material, in particular the Holy Qur'an, be allowed to display online Holy Qur'an and other religious books of the Muslims. Moreover, all other unregistered websites, displaying such religious material against its original text and literal meaning, be blocked forthwith. For the purpose, the Federal as well as the Provincial Government shall display at conspicuous places, in particular the web portals owned and operated by the government, the registered/approved websites for information of the public-at-large;

iv. the Federal Government shall ensure that the e-copy of Holy Qur'an, duly a Qur'an Board, is

available at Google Play Store, App Store and Windows Store etc. for reference. Further, the Ministry of Foreign Affairs should take up the matter with the managers/owners/operators of the application stores to remove every application containing unauthentic text of the Holy Qur'an and other religious books of Muslims;

v. every printer/publisher be bound down to put a certificate at the end of each copy of Holy Qur'an to the effect that the same is 100% compliant with the copy approved by the Qur'an Board. Moreover, the contact numbers (telephone, e-mail id & Facebook id etc.) of the Qur'an Board should be available on each and every copy of the Holy Qur'an to facilitate the reader to highlight any issue relating to printing and publication of religious material of Muslims in particular the Holy Qur'an;

vi. in case of surfacing of any book even with the name of Holy Qur'an but with distorted text or mutilated translation the same be confiscated forthwith and the individuals/communities or the corporate bodies/companies involved in publication of said book be taken to task while implementing the provision of the Act, 2011 and the Rules made thereunder;

vii. the Qur'an Board at Provincial and Federal level be made more efficient to have vigilant eye on publication and printing of any religious material in particular the Holy Qur'an against its original text or authentic meaning.

viii. all the public functionaries, in particular law enforcement agencies, shall ensure that no religious material is imported from abroad without issuance of NOC in terms of 8(11) of the Rules, 2011 and if any importer, stockist, bookseller or recording company is found involved in selling/delivery of any banned material, firstly, the importer be taken to task and secondly the recipient of said material be also proceeded against in terms of Rule 9 ibid;

ix. all non-Muslim communities be sensitized about the repercussions of printing/publication of material by using names of the religious books of the Muslims, in particular the Holy Qur'an, using the name of the Muslim authors. Further, the non-Muslims in particular Ahmadis/Lahoris/Quadianis be restrained to use the epithets of the Muslims;

x. all the wings of the Law Enforcement Agencies be mobilized to curb printing/publication of any proscribed material by the non-Muslims;

xi. the Federal as well as the Provincial Government shall ensure that before accepting copy of Holy

Qur'an, Paras and Surahs, as defined under Section No.2(d) of the Act, 2011 in any mosque, shrine, institution religious or otherwise, the head/owner/operator/organizer of the above institutions, shall confirm that the same is in line with the standard copy of the Holy Qur'an;
xii. the Federal as well as the Provincial government shall ensure that the Holy Qur'an and other religious material being taught in different institutions conforms with the standard copy duly certified by the Qur'an Board.
xiii. the Federal as well as the Provincial Government shall ensure that the conditions for printing/publication of Holy Qur'an, as enshrined under Rule 8 of the Rules, 2011, are strictly adhered to and any person/ authority/community/company etc. found involved in violation of the said rule be awarded punishment provided under rule 9 ibid.

خلاصہ: "شق 32: مندرجہ بالا بحث سے یہ امر بدیہی طور پر واضح ہوتا ہے کہ میرے خیال میں کوئی بھی غیر مسلم بالخصوص احمدی، قادیانی، لاہوری خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ کوئی مواد یا کتاب بطور مسلمان مصنف شائع کر سکتے ہیں۔ خصوصاً قرآن مجید کی اشاعت بطور مسلمان نہیں کر سکتے۔ مزید برآں انہیں یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو یہ

یقین دلانے کے لیے کہ وہ مسلمان ہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کریں۔ لہٰذا اس درخواست کو درج ذیل ہدایات کے ساتھ نمٹایا جاتا ہے کہ:

i۔ وفاقی اور صوبائی حکومت وفاق، صوبائی، ضلعی اور تحصیل کی سطح پر قرآن پاک کے ایک معیاری نسخے کو اس کے لغوی معنی کے ساتھ دستیابی کو یقینی بنائے گی، جو متعلقہ قرآن بورڈز سے بطور نمونہ استعمال کرنے کے لیے منظور شدہ ہو۔ نیز اس بات کا تعین کرے کہ کوئی قرآن کریم اپنے اصل متن اور اس کے لغوی معنی کے ساتھ اشاعت کے قابل ہے یا نہیں۔

ii۔ وفاقی اور صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرے گی کہ صرف قرآن بورڈ کے ذریعے مجاز پرنٹرز، پبلشرز کو قرآن پاک اور مسلمانوں کی دیگر مذہبی کتابوں کو چھاپنے کی اجازت ہو۔ مزید برآں مجاز پرنٹرز، پبلشرز کو پابند کیا جائے گا کہ وہ مخصوص بار، کیو آر کوڈ کے ساتھ ساتھ ہر مذہبی کتاب، خاص طور پر قرآن پاک کے ہر ایک نسخے کے خلاف الگ سیریل نمبر دیں، تاکہ مذکورہ کتاب کے معیار کو پرکھا جا سکے۔ کسی بھی پبلشر، پرنٹر کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوتاہی کی صورت میں ساری ذمہ داری اس کمیشن پر آئے گی۔ مزید برآں قرآن پاک کے ہر صفحے پر پبلشر، کمپنی کا نام واضح طور پر درج ہو، تاکہ کسی بھی صفحے کو تبدیل کرنے کے امکان کو ختم کیا جا سکے۔

iii۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر، وفاقی حکومت، دیگر ارباب اختیار، خاص طور پر پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے ساتھ مل کر ایسے اقدامات کرے کہ تمام سرچ انجن اور

ویب سائٹس جو ممنوعہ مذہبی مواد دکھارہے ہیں انہیں بلاک کر دیا جائے۔ اور صرف وہی ویب سائٹس جو پی ٹی اے کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور مذہبی مواد بالخصوص قرآن پاک کی صداقت کے حوالے سے قرآن بورڈ سے سرٹیفکیٹ رکھتی ہیں انہیں قرآن پاک اور مسلمانوں کی دیگر مذہبی کتابوں کو آن لائن ڈسپلے کرنے کی اجازت ہوگی۔ مزید برآں دیگر تمام غیر رجسٹرڈ ویب سائٹس جو اس طرح کے مذہبی مواد کو اس کے اصل متن اور لغوی معنی کے خلاف دکھاتی ہیں کو فوری طور پر بلاک کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومت خاص طور پر حکومت کے زیر اثر چلائے جانے والے ویب پورٹلز پر نمایاں جگہوں عوام الناس کے لئے معلومات مہیا کرے۔

iv۔ وفاقی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرآن بورڈ سے منظور شدہ قرآن پاک کی الیکٹرانک کاپی گوگل پلے سٹور، ایپ سٹور اور انٹرنیٹ صارفین کے لئے دستیاب ہے۔ مزیدبراں وزارت خارجہ کو چاہیے کہ وہ یہ معاملہ ایپلیکیشن سٹورز کے مینیجرز، مالکان اور آپریٹرز کے ساتھ اٹھائے تاکہ قرآن مجید اور مسلمانوں کی دیگر مذہبی کتابوں کے غیر مستند متن پر مشتمل ہر ایپلی کیشن کو ہٹا دیا جائے۔

v۔ ہر پرنٹر، پبلشر کو پابند کیا جائے کہ وہ قرآن پاک کے ہر نسخے کے آخر میں ایک سرٹیفکیٹ لگائے کہ یہ قرآن بورڈ کی طرف سے منظور شدہ کاپی کے ساتھ 100 فیصد مطابقت رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ قرآن بورڈ کے رابطہ نمبر (ٹیلی فون، ای میل ایڈریس اور فیس بک آئی ڈی وغیرہ) قرآن کریم کے ہر ایک نسخے پر دستیاب ہونے چاہئیں تاکہ قاری کو مسلمانوں کے مذہبی مواد

خصوصاً قرآن کریم کی اشاعت وطباعت سے متعلق کسی بھی مسئلے کو اجاگر کرنے میں سہولت میسر ہو۔

vi۔ تحریف شدہ متن یا مسخ شدہ ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر آنے والی کوئی بھی کتاب چاہے وہ قرآن پاک کے نام کے ساتھ شائع شدہ ہو اسے فوری طور پر ضبط کرلیا جائے اور مذکورہ کتاب کی اشاعت میں ملوث افراد، گروہوں، کارپوریٹ باڈیز اور کمپنیوں کے خلاف 2011ء ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے اور اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد پر عمل درآمد کیا جائے۔

vii۔ صوبائی اور وفاقی سطح پر قرآن بورڈ کی کارگردگی کو مزید موثر بنایا جائے تاکہ کسی بھی مذہبی مواد خصوصاً قرآن پاک کے اصل متن یا مستند معنی کے خلاف اس کی اشاعت اور طباعت پر کڑی نظر رکھی جائے۔

viii۔ تمام عوامی نمائندے خاص طور پر قانون نافذ کرنے والے ادارے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ 2011ء کے قانون کی شق نمبر 8 کے مطابق این او سی جاری کیے بغیر کوئی مذہبی مواد بیرون ملک سے درآمد نہ کیا جائے اور اگر کوئی درآمد کنندہ، ذخیرہ اندوز، کتاب فروش یا ریکارڈنگ کمپنی کسی بھی ممنوعہ مواد کی اشاعت، ترسیل یا فروخت میں ملوث پائی جاتی ہے توسب سے پہلے درآمد کنندہ کے خلاف کارروائی کی جائے اور پھر مذکورہ مواد کے وصول کنندہ کے خلاف بھی شق 9 کے تحت کارروائی کی جائے۔

ix۔ تمام غیر مسلم کمیونٹیز کی جانب سے مسلمانوں کی مذہبی کتابوں بالخصوص قرآن کریم کو اسلامی مصنفین کا نام استعمال کرتے ہوئے اس کی طباعت اوراشاعت انتہائی حساس معاملہ

ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں خصوصاً احمدیوں، لاہوریوں اور قادیانیوں کو مسلمانوں کے القابات استعمال کرنے سے روکا جائے۔

x ۔ قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں کو غیر مسلموں کے ذریعہ کسی بھی ممنوعہ مواد کی پرنٹنگ، اشاعت کو روکنے کے لیے متحرک کیا جائے۔

xi ۔ وفاقی اور صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کسی بھی مسجد، مزار، مذہبی یا کسی بھی دیگر ادارے کا سربراہ، مالک، مہتمم اور منتظم اس امر کی تصدیق کرے گا کہ جو قرآن پاک، سپارہ اور سورتوں کی نقل وہ قبول کر رہا ہے وہ سال 2011ء ایکٹ کے سیکشن (نمبر 2 ڈی) کے تحت بیان کئے گئے قرآن کے معیاری نسخے کے مطابق ہے۔

xii۔ وفاقی اور صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مختلف اداروں میں پڑھایا جانے والا قرآن اور دیگر مذہبی مواد قرآن بورڈ کے ذریعہ تصدیق شدہ معیاری نقل کے عین مطابق ہو۔

xiii ۔ وفاقی اور صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرآن پاک کی طباعت اوراشاعت 2011ء کے منظور شدہ قانون کی شق 8 کے عین مطابق ہو۔ اور اس قاعدے پر سختی سے عمل درامد کیا جائے۔ نیز مذکورہ قاعدے کی خلاف ورزی میں ملوث کسی بھی فرد، تنظیم یا کمپنی وغیرہ کو اسی قانون کی شق 9 کے تحت سزا دی جائے گی۔"

یہ اس طویل فیصلے کی صرف ایک شق کے چند نکات ہیں مگر عقل سلیم رکھنے والے قاری کے لئے اس بات کا کافی وشافی ثبوت ہیں کہ کس طرح فرقہ در فرقہ بٹی اور پھٹی ہوئی

امت میں سے صرف ایک جماعت کو خاص کر کے اس کا نام واضح کر کے اسے اشاعت قرآن اور حقانیت اسلام کے حوالے سے کتب شائع کرنے سے روکا جارہا ہے۔ اس کے لئے تبلیغ تعلیم اور تربیت کے ذرائع مسدور کئے جارہے ہیں۔ لیکن اس جماعت کا ایک ولی ہے، ایک مولیٰ ہے اور اس کا ہمارے ساتھ سلوک اس طرح ہے۔

اک در خدا نے بند کیا سو کئے ہیں باز

کسی حکومت یا عدالت کی یہ کوئی پہلی جسارت نہیں۔ خدائی جماعتیں ازل سے ابتلاء، مشکلات اور روکیں دیکھتی چلی آرہی ہیں اور صبر ورضا اور ہمت و حوصلے سے ان کا سامنا کرتی چلی آرہی ہیں۔ اور ہم تو اُس امام صادق کے ماننے والے ہیں، اُس مرد میدان کی بیعت کو جُوا اٹھانے والے ہیں جو بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کو یہ خبر دیتا ہے: "کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے

من نہ آنستم کہ روزجنگ بینی پشتِ من

آں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے"

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23۔ ایڈیشن 2021ء)

ہاں یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ ازل سے نمرودیت اپنی ہی آگ میں جلتی چلی آرہی ہے۔ اقتدار اور اختیار رکھنے والے بہت کم انسان ایسے ہیں جنہیں توفیق نظر ملتی ہے اور وہ حق و انصاف کا علم بلند رکھتے ہوئے اپنی عاقبت سنوارنے کو شش کرتے ہیں۔ اکثریت

طاقت کے نشے میں چور ہو کر اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا نعرہ بلند کرتی ہے۔ مگر خدا کے لہجے میں بولنے والوں کی رعونت پر وقت نے ہمیشہ اور ہر زمانے میں خاک ہی ڈالی ہے، اور اس بزم کُن میں ازل سے یہ تقدیر جاری ہے۔

جب اس کی بدل گئی نگاہیں
شاہوں کو ملی نہیں پناہیں

اور یہ بھی سنت مستمرہ ہے۔

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

*کاپی رائٹ ہے کیا؟

کاپی رائٹ انگریزی زبان کا لفظ ہے۔یہ اصطلاح پہلی بار سترہویں صدی عیسوی کے وسط میں برطانیہ میں استعمال ہوئی۔

The earliest known use of the noun *copyright* is in the mid 1700s.OED's earliest evidence for *copyright* is from 1735, in Parl. Coll., House of Lords.
copyright is formed within English, by compounding.
https://www.oed.com/dictionary/copyright_n#:~:text=OED's%20earliest%20evidence%20for%20copyright,copy%20n.%2C%20right%20n.

لفظ کاپی رائٹ کا سب سے قدیم استعمال1700ء کی دہائی کے وسط میں ہے۔کاپی رائٹ کے لیے OED کا ابتدائی ثبوت پارل میں 1735 ءسے ہے۔کاپی رائٹ انگریزی میں مرکب کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔

کیمبرج ڈکشنری کاپی رائٹ کا مطلب یوں بیان کرتی ہے۔

Copyright: the legal right that someone has to control the production and selling of a book, play, film, photograph, piece of music, etc. for a particular period of time.
https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/copyright

خلاصہ:کاپی رائٹ:وہ قانونی حق جو کسی کو کسی مخصوص مدت کے لیے کسی کتاب،ڈرامے،فلم، تصویر،موسیقی کے ٹکڑے وغیرہ کی تیاری اور فروخت کو کنٹرول کرنے کا حق دیتا ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں لکھا ہے:

if a person or an organization holds the **copyright** on a piece of writing, music, etc., they are the only people who have the legal right to publish, broadcast, perform it, etc., and other people must ask their permission to use it or any part of it

- *Copyright expires seventy years after the death of the author.*

https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/copyright_1#:~:text=copyright-,noun,or%20any%20part%20of%20it

خلاصہ: ”اگر کوئی شخص یا ادارہ کسی تحریر، موسیقی وغیرہ پر کاپی رائٹ رکھتا ہے، تو صرف وہی لوگ ہیں جنہیں وہ مواد شائع کرنے، نشر کرنے، پیش کرنے وغیرہ کا قانونی حق حاصل ہے، اور دوسرے لوگوں کو وہ مواد یا اس کا کوئی حصہ استعمال کرنے کے لیے مالکان سے اجازت طلب کرنی چاہیے۔ کاپی رائٹ مصنف کی موت کے ستر سال بعد ختم ہو جاتا ہے۔“

ریختہ آن لائن لغت کے مطابق: ”چھاپنے کا حق، حقِ اشاعت، اہلِ تصنیف یا اہلِ فن کا قانونی حق، کوئی تصنیف یا تصویر یا ان کے اختراع کردہ نغمے وغیرہ سے کوئی اور ان کی یا اُن کی ورثا کی اجازت کے بغیر تمتع حاصل نہیں کر سکتا، جس کی رو سے مقرر قاعدوں کی پابندی کے بغیر کوئی کسی کا مضمون یا شعر بلا اجازت نہیں چھاپ سکتا۔“

https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-copy-right?lang=ur&keyword= %DA%A9%D8%A7%D9%BE%DB%8C%20%D8%B1%D8%A7%D8%A6%D9%B9

What is copyright? – The British Library

Copyright is a legal right, which protects the copyright owner and/or the creator of a work. Copyright gives the owner control over their work and now it is used. Normally, copyright protects a work created by an author. Owners of copyright can use, sell or license a work (to a third party). The work must have some skill, labour or judgement in the creation, as well as being original.

Who owns copyright?

The first owner of copyright will normally be the author. In most cases, the author is the person who created the work: the composer of the text or the music, the artist, the photographer. There are certain exceptions to this, especially in the case of photographs, films and recorded sound. There may be more than one copyright owner in a single work, for example a band who collaborates on writing a piece of music. An employer is normally the first owner of copyright in any work which is made in the course of an author's employment under a contract of service (that is, as an employee rather than a freelance). For commissioned work however, the copyright usually lies with person who has been commissioned (rather than the commissioner), unless there is an agreement in place to the contrary.

It's therefore important when commissioning work to put an agreement in place first covering the intellectual property.
https://www.bl.uk/business-and-ip-centre/articles/what-is-copyright

خلاصہ: کاپی رائٹ کیا ہے؟۔ برٹش لائبریری

"کاپی رائٹ ایک قانونی حق ہے جو کاپی رائٹ کے مالک اور یا کسی کام کے تخلیق کار کی حفاظت کرتا ہے۔ کاپی رائٹ مالک کو اپنے کام پر کنٹرول دیتا ہے اور اب اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر، کاپی رائٹ مصنف کے تخلیق کردہ کام کی حفاظت کرتا ہے۔ کاپی رائٹ کے مالک کسی کام کو استعمال، فروخت یا لائسنس دے سکتے ہیں (کسی تیسرے فریق کو)۔ تخلیق میں کوئی نہ کوئی مہارت، محنت یا فیصلہ سازی کے ساتھ ساتھ اصل ہونے کا بھی ہونا ضروری ہے۔

کاپی رائٹ کا مالک کون ہے؟۔ کاپی رائٹ کا پہلا مالک عام طور پر مصنف ہو گا۔ زیادہ تر معاملات میں، مصنف وہ شخص ہوتا ہے جس نے کام تخلیق کیا: متن یا موسیقی کا کمپوزر، آرٹسٹ، فوٹوگرافر۔ اس میں کچھ مستثنیات ہیں، خاص طور پر تصویروں، فلموں اور ریکارڈ شدہ آواز کے معاملے میں۔ ایک کام میں کاپی رائٹ کے ایک سے زیادہ مالک ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر ایک بینڈ جو موسیقی کا ایک حصہ لکھنے میں تعاون کرتا ہے۔ ایک آجر عام طور پر کسی بھی کام میں کاپی رائٹ کا پہلا مالک ہوتا ہے جو کسی مصنف کی ملازمت کے دوران سروس کے معاہدے کے تحت کیا جاتا ہے (یعنی فری لانس کے بجائے بطور ملازم)۔ تاہم کمیشن شدہ کام کے لیے، کاپی

رائٹ عام طور پر اس شخص کے پاس ہوتا ہے جسے کمیشن دیا گیا ہو (کمشنر کے بجائے)، جب تک کہ اس کے برعکس کوئی معاہدہ نہ ہو۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ کام شروع کرنے کے لیے پہلے ایک معاہدے کو پیش کیا جائے جس میں دانشورانہ املاک کا احاطہ کیا جائے۔"

The Statute of Anne (1710) The First Copyright Law

The first true copyright law, the Statute of Anne, was passed in England in 1710. This law marked a turning point in protecting authors' rights. It gave authors the exclusive right to print and distribute their work for a limited period (initially 14 years, with the possibility of renewal), after which the work would enter the public domain.The law recognized the author as the primary owner of the work and created a legal framework that encouraged the production of new works by ensuring that creators could benefit from their intellectual labor.Before such laws, the publication landscape was chaotic, with little formal recognition of authors' rights, and power over works largely resided with printers and publishers rather than the creators themselves.

https://en.wikipedia.org/wiki/Statute_of_Anne

خلاصہ: ”این ایکٹ کا قانون (**1710**ء)، پہلا کاپی رائٹ قانون۔ پہلا باضابطہ کاپی رائٹ قانون ”این ایکٹ“ **1710**ء میں انگلینڈ میں پاس کیا گیا۔ یہ قانون مصنفین کے حقوق کے تحفظ میں ایک سنگ میل تھا۔ اس قانون نے مصنفین کو ایک محدود مدت (پہلے 14 سال، اور پھر تجدید کا امکان) کے لیے اپنے کاموں کی طباعت اور تقسیم کے خصوصی حقوق دیے، جس کے بعد وہ عوامی دائرے میں آ جاتے۔ اس قانون نے مصنف کو کام کا بنیادی مالک تسلیم کیا اور ایک قانونی فریم ورک فراہم کیا جو نئی تخلیقات کی حوصلہ افزائی کرتا تھا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تخلیق کار اپنی فکری محنت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان قوانین کے نفاذ سے پہلے اشاعتوں کا منظر نامہ بے ترتیب تھا جس میں مصنفین کے حقوق کو باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا اور تخلیقات پر طاقت زیادہ تر پرنٹرز اور پبلشرز کے پاس تھی نہ کہ خود تخلیق کاروں کے پاس۔“

*کاپی رائٹ کی تعریف

کاپی رائٹ یا حقوق نقل ایک قانونی تصور ہے جو عام طور پر حکومتوں کی طرف سے ایک محدود مدت کے لیے کام کے اصل خالق کو خصوصی حقوق دیتا ہے۔

حقِ کاپی رائٹ وہ حق ہے جو کسی کتاب یا رسالہ وغیرہ کے مصنف یا ناشر کو قانونی طور پر ایک خاص مدت کے لیے حاصل ہوتا ہے اور اس کی رو سے اس کے سوا کوئی بھی اس کی طباعت یا اشاعت نہیں کر سکتا ہے اور نہ اسے فروخت کر سکتا ہے۔ رومن دور حکومت میں نہایت محدود پیمانہ پر اس حق کا تعین کیا گیا تھا لیکن عام طور پر اس کا رواج پندرہویں صدی عیسوی میں طباعت کے فروغ سے شروع ہوا۔ اس زمانہ میں یورپ کے حکمراں، افراد یا ناشرین کی گلڈ کو فرمان کے ذریعہ کسی کتاب وغیرہ کی طباعت و اشاعت کا حق عطا کرتے تھے۔ اس فرد یا گلڈ کے سوا کسی اور کو اس کتاب کی اشاعت کا حق نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح وہ ایک طرف آسانی کے ساتھ کتاب کو سنسر کر سکتے تھے۔ تاکہ کوئی باغیانہ خیالات یا الحاد کی باتیں نہ شائع ہونے پائیں۔ اس کے علاوہ مطبع کے مالکوں اور ناشروں کے ادارے یا گلڈ بھی نظر رکھتے تھے تاکہ کوئی کتاب چوری چھپے نہ شائع ہو۔

کاپی رائٹ کے بارے میں انگلستان میں پہلا مکمل قانون 1710ء میں بنا اور امریکا میں 1790ء میں۔ لیکن بہت ساری کتابیں جو ایک ملک میں چھپتیں ان کے سستے اڈیشن دوسرے ملکوں میں بلا اجازت چھاپ کر شائع کر لیے جاتے۔ اس لیے 1887ء میں برن (سویٹزرلینڈ) میں سمجھوتا ہوا۔ جس کی رو سے اس چوری پر پابندی لگا دی گئی۔ شروع میں امریکا اس سمجھوتے میں

شریک نہیں ہوا۔ ستمبر 1952ء میں دنیا کے تمام آزاد ملکوں نے بین الاقوامی کاپی رائٹ کا ایک قانون منظور کیا جس میں امریکا بھی 1954ء میں شریک ہو گیا۔ اس قانون کے مرتب کرنے میں مجلس اقوام متحدہ کی تنظیم یونیسکو نے کافی اہم حصہ لیا۔ اسے یورپ، ایشیا اور دوسرے علاقوں کے اکثر ملکوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

دائرہ کار: کاپی رائٹ کا اطلاق عام طور پر تخلیقی، دانشوریا فنکارانہ کام کے ایک وسیع دائرہ پر ہوتا ہے۔ تفصیلات مختلف دائرہ اختیار میں مختلف ہوتی ہیں، لیکن ان میں نظمیں، ڈرامے اور دیگر ادبی کام مثلاً فلمیں، رقص، موسیقی، صوتی تسجیل، نقاشی (پینٹنگز)، کشید (ڈرائنگ)، مجسمے، تصاویر، سافٹ ویئر (سافٹ ویئر)، مشعہ (ریڈیو) اور بعید نُما (ٹیلی ویژن) کی نشریات اور صنعتی طرح بند (ڈیزائن) شامل ہیں۔ https://ur.wikipedia.org/s/fxte

*اسلام اور قرآن کی حیثیت و عالمگیریئت

قرآن مجید کسی انسان کی تخلیق ہے نہ اختراع۔ نعوذ باللہ یہ ڈرامہ ہے نہ دستاویزی فلم۔ اس کے نزول میں کسی انسانی کاوش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قرآن تو ایک ضابطہ حیات ہے۔ ایسا کلام ہے جو زبان و بیان کی قوت عطا کرنے والے ربِّ رحمٰن نے خود اپنے عبد کامل کو سکھایا۔ یہ تو خالق اور اس کے عاشق صادق کا آپس کا معاملہ ہے۔ دیگر مخلوق اور بندے کیسے اس کے کاپی رائٹ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

اسلام خالق کون و مکاں کی رضا سے مرصع ایک کامل و اکمل دین ہے جو رنگ، نسل اور علاقے کے فرق کے بغیر کُل عالم کے لئے کامل ہدایت اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ اور قرآن مجید بھی رشد و ہدایت کا وہ سر چشمہ ہے جو روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے حیات جاودانی کا مژدہ جانفزا ہے۔ قرآن مجید اس صداقت کو یوں آشکار کرتا ہے۔

قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۣالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الْأَعْرَاف:159)۔

تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا (الْفُرْقَانِ:2)۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تا کہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا بنے۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البَقَرَة:122)۔

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (النِّسَآء:83)۔

پس کیا وہ قرآن پر تدبّر نہیں کرتے؟ حالانکہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ؕ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النِّسَآء: 171)۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ رسول آ چکا ہے۔ پس ایمان لے آؤ (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ پھر بھی اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (النِّسَآء: 175)۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بڑی حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن کر دینے والا نُور اُتارا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ (الْأَنْعَام:105)۔

یقیناً تم تک تمہارے ربّ کی طرف سے بہت سی بصیرت کی باتیں پہنچ چکی ہیں۔ پس جو بصیرت حاصل کرے تو خود اپنے ہی نفس کے لئے کرے گا اور جو اندھا رہے تو اُسی (نفس) کے (مفاد کے) خلاف اندھا رہے گا۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الْأَنْعَام:156)۔ اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (الْأَعْرَاف:3)۔

(یہ) ایک عظیم کتاب ہے جو تیری طرف اتاری گئی ہے۔ پس تیرے سینے میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ ہو کہ تُو اس کے ذریعہ اِنذار کرے اور مومنوں کے لئے یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ (الْأَعْرَاف:171)۔

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ (التَّوْبة:6)۔

اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ کلامِ الٰہی سن لے پھر اسے اس کی محفوظ جگہ تک پہنچا دے۔ یہ (رعایت) اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (يُوْنُس:58)۔

اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آچکی ہے اِسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (بَنِیٓ اِسْرَآءِيْل:10)۔

یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور اُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (مَرْيَم:98)۔

پس یقیناً ہم نے اِسے تیری زبان پر رواں کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو اس کے ذریعہ خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائے۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (النَّمْلِ:93)۔

اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دے کہ میں تو محض ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (قٓ:46)۔

ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تُو ان پر زبردستی اصلاح کرنے والا نگران نہیں ہے۔ پس قرآن کے ذریعہ اُسے نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (مُحَمَّدٍ:25)۔

پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۲﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۳﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۶﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۭ﴿۱۷﴾ (عَبَسَ:12تا17)

خبردار۔ یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔ معزز صحیفوں میں ہے۔ جو بلند و بالا کئے ہوئے، بہت پاک رکھے گئے ہیں۔ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) بہت معزز (اور) بڑے نیک ہیں۔

یہ احکام خداوندی اور فرموداتِ قرآن ببانگ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں کہ یہ کلام اور یہ صحیفہ ہر ایک کی دسترس میں ہونا چاہیئے، ہر ایک کو میسر ہونا چاہیئے، ہر ایک کا مطمح نظر

اور نصب العین ہونا چاہیئے۔ ہر صاحب ایمان اور ذی شعور مسلمان کو نہ صرف اس کی تلاوت کرنی چاہیئے بلکہ اس کلام پاک کی حقیقت اس کے فیوض و برکات غیروں تک بھی پہنچانے کی بھی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

*دورِ عثمانی میں اشاعت قرآن

لوح محفوظ میں موجود رشد و ہدایت کے اس خزانے کو احسن الخالقین نے اشرف المخلوقات تک پہنچانے کے لئے اس قلب اطہر کو چنا جو محمد عربی ﷺ کے پاکیزہ سینے میں دھڑک رہا تھا، اس تسلی اور وعدے کے ساتھ کہ فصیح و بلیغ عربی زبان کا یہ مکرّم صحیفہ تا ابد قائم دائم رہے گا، اور اس کا فیض تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٣﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٤﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٥﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٦﴾ (الشُّعَرَآءِ:193تا196) اور یقیناً یہ تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اتارا ہوا (کلام) ہے۔ جسے روح الامین لے کر اُترا ہے۔ تیرے دل پر تا کہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو جائے۔ کھلی کھلی عربی زبان میں (ہے)۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٧﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿٢٠﴾ (الْقِيٰمَةِ:17تا20)۔ تُو اس کی قراءت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تُو اسے جلد جلد یاد

کرے۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ پس جب ہم اُسے پڑھ چکیں تو تُو اس کی قراءت کی پیروی کر۔ پھر یقیناً اُس کا واضح بیان بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔

تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قرآن مجید کی کاپیاں باقاعدہ طور پر دوسرے ممالک کو بجھوائی گئیں۔ درج ذیل روایات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، " أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: " يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ، أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ ۔ (صحیح البخاری کِتَاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ حدیث نمبر: ۴۹۸۷)

”حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اُس وقت وہ ارمینیہ کے فتح کرنے کے لئے شام والوں سے اور آذر بائیجان کے فتح کرنے کے لئے عراق والوں سے جنگ کر رہے تھے۔ حذیفہؓ قرآن مجید کی قرآت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان اور فکر مند تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا:” یا امیر المؤمنین! اس امت کو سنبھالیں پیشتر اس کے کہ وہ کتاب میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس مصحف بھیج دیں۔ تا کہ ہم دوسرے مصاحف میں (سورتوں) کو نقل کروالیں۔ پھر آپ کو واپس کر دیں گے۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے اور آپؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن العاصؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کر لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی صحابیوں سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلے میں زید بن ثابت سے اختلاف ہو تو اسے قریش ہی کی زبان کے مطابق لکھ لیں کیونکہ قرآن مجید بھی قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کر لیے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ اوراق حضرت حفصہؓ کو واپس کر دئے۔ اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کے اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی

طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے۔"

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ وَأَهْلَ الْعِرَاقِ وَفَتَحَ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةُ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَبَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ :أَنْ أَرْسِلِي الصُّحُفَ لِنَنْسَخَهَا فِي الْمَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَبَعَثَتْ بِهَا إِلَيْهِ، فَدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لَهُمْ :مَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، وَكَتَبَ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَبَعَثَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُمْحَى أَوْ يُحْرَقَ۔ (صحیح ابن حبان کتاب السیر باب فی الخلافة والإمارة ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اتِّخَاذُ الْكَاتِبِ لِنَفْسِهِ لِمَا يَقَعُ مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَسْبَابِ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ)

"حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح کے سلسلے میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے، تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حضرت حذیفہ ؓ اس حوالے سے پریشان تھے کہ لوگوں کا قرآت میں اختلاف ہو رہا ہے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ اس امت کی خبر لیجئے اس سے پہلے کہ یہ کتاب اللہ کے بارے میں اسی طرح اختلاف کا شکار ہو جائیں جس

طرح یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف ہو گیا تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف مجھے بجھوایئے تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کریں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ تو آپؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن العاصؓ کو بلوایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کی چند نقلیں تیار کر لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جہاں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ کے بارے میں اختلاف ہو تو تم لوگ اسے قریش کے محاورے کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن مجید انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف نقول تیار کروا کے اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بجھوا دیا اور یہ حکم دیا کہ اس کے علاوہ قرآن جس بھی صحیفے اور مصحف کی شکل میں موجود ہے اسے مٹا دیا جائے یا جلا دیا جائے۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت عثمان کے زمانہ میں قرآن کریم کی سات کاپیاں کر کے سات ملکوں میں بھیجی گئی تھیں اور ہر ملک کے لوگ ان کاپیوں سے نقل کر کے اپنے لئے قرآن کریم کے نسخے تیار کرتے تھے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 270۔ ایڈیشن 2010ء، نظارت نشر و اشاعت قادیان)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و سوانح کی ایک کتاب میں لکھا ہے:

"کتب سیر کی بعض روایات میں منقول ہے کہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جس نے قرآن

مجید کی ہر آیت کو دو گواہوں کی شہادت کے ساتھ قلمبند کیا جب قرآن مجید مکمل ہو گیا تو ایک بار پھر اس کی تصدیق کی گئی۔ پھر اس کمیٹی نے اس کی مستند نقلیں تیار کیں۔ پھر اس کے بعد ان نسخہ جات سے پہلے کے موجود تمام نسخہ جات کو ختم کر دیا گیا۔ اور ان نقلوں کو عرب کے تمام علاقوں ملکِ شام، ملکِ عراق، ایران، یمن، بحرین، شمالی افریقہ، ترکستان اور دیگر علاقوں میں بجھوا دیا گیا۔ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قرآن مجید جس رسم الخط میں تحریر کیا گیا وہ رسم الخط عثمانی کے نام سے مشہور ہوا۔ اور قرآن مجید کی تحریر عرصہ دراز تک اسی رسم الخط میں ہوتی رہی۔ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تجمیع قرآن و تحفظ قرآن کی یہ تحریک 25 ہجری کے اوائل میں مکمل ہوئی۔"

(سیرت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، از محمد حسیب القادری صفحہ 60، 61۔ ناشر اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور)

پس ہادی کامل ﷺ کے جانشین اور خلیفہ راشد ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشیت ایزدی کے تحت جو قرآن مجید کل عالم کے لئے چھوڑا وہ آج کرہ ارض کے ہر گوشے میں موجود ہے۔ اور اس کے کاپی رائٹ کسی ملک قوم گروہ یا فرقے کو نہیں دیئے گئے ہیں۔ وہ کل عالم کے لئے تھا، ہے اور رہے گا۔

*عصر حاضر میں اشاعت قرآن

قرآن مجید وہ بے نظیر کتاب ہے جس میں قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی پیش خبریاں موجود ہے۔اسی مقدس صحیفے میں پرنٹنگ پریس اور اشاعت کے جدید ذرائع پیدا ہونے کی پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔اور جیسے جیسے زمانہ ترقی کی جانے گامزن ہوا قرآن مجید کی اشاعت کے ذرائع بھی جدت اختیار کرتے چلے گئے۔ قرآن مجید کی ابتدائی چھپائی کی مختصر تاریخ پیش ہے۔ **غور و فکر اور تدبر کی خواہش رکھنے والے افراد کے لئے یہ حقائق بھی توجہ طلب ہیں کہ اس کتاب مقدس کی باقاعدہ چھپائی کا آغاز غیر مسلم لوگوں کے زریعہ ہوا۔**

Paganini Quran:The Paganini Quran or the 'First Printed Quran' is the only surviving copy of Quran printed on a movable type printer by Italian printer Paganino Paganini. The first complete Arabic Quran said to have been printed by movable type appeared in Venice in 1537. It was thought to have been completely lost until a copy showed up in the 1980s, displaying a very faulty text. It is believed to be one of the most notable historical Qurans.

Between 1537 and 1538 Paganini and his son published what was probably the first printed edition of the Quran in Arabic. This work was likely intended for export to the Ottoman Empire, with which Venice had extensive trade ties. In the end, the

venture was unsuccessful; the entire print run is reported by various contemporaries to have been lost, though the explanations for the disappearance vary widely. However, one copy of this printed Quran was found in 1987 in a monastery in Isola di San Michele (Venice). https://madainproject.com/paganini_quran

خلاصہ: "پاگنینی قرآن(Paganini Quran)یا "پہلا مطبوعہ قرآن" قرآن مجید کا واحد بچ جانے والا نسخہ ہے جسے اطالوی پرنٹر Paganino Paganini نے حرکت پذیر قسم کے پرنٹر پر چھاپا۔ پہلا مکمل عربی قرآن جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حرکت پذیر پریس میں چھاپا گیا، وینس میں اگست 1537ء سے اگست 1538ء کے درمیان پگنینی اور اس کے بیٹے نے عربی زبان میں شائع کیا۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ طبع شدہ قرآن مجید مکمل طور پر مفقود ہو گئے ہیں، مگر 1980ء کی دہائی میں اس قرآن مجید کی نمائش کی گئی۔ یہ قرآن مجید کا انتہائی اہم اور تاریخی نسخہ سمجھا جاتا ہے۔

وینس میں اگست 1537ء سے اگست 1538ء کے درمیان پگنینی اور اس کے بیٹے نے عربی زبان جو قرآن مجید شائع کیا اس منصوبے کا اصل مقصد سلطنت عثمانیہ کو برآمد کرنا تھا، جس کے ساتھ وینس کے وسیع تجارتی تعلقات تھے۔ مگر انجام کار یہ منصوبہ ناکام رہا۔ بعد ازاں اس قرآن کے گم ہونے کی خبر مشہور ہو گئی اور مختلف لوگوں نے اس کے ضائع ہونے کی مختلف

توجیہات پیش کیں۔ تاہم 1987ء میں اس مطبوعہ قرآن کا ایک نسخہ (Isola di San Michele) اسولادی سان مشیل وینس کی ایک خانقاہ سے ملا تھا۔"

تاریخ القرآن میں لکھا ہے:"عربی رسم الخط میں سب سے پہلا قرآن مجید 1113ہجری میں ھیمبرک المانیامیں طبع ہوا۔ قرآن مجید کا یہ مطبوعہ نسخہ دارالکتاب العربیہ قاہرہ مصر میں موجود ہے۔"
(تاریخ القرآن صفحہ 16، تالیف محمد طاہر بن عبد القادر۔ مطبوعہ 1365ہجری، جدہ)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں لکھا ہے:"**طباعت قرآن مجید کا آغاز:** خط عربی میں سب سے پہلا قرآن مجید 1113ھ/ 1701ء میں ھیمبرک ،المانیا (موجودہ جرمنی) میں طبع ہوا۔ قرآن مجید کا یہ مطبوعہ نسخہ دارالکتاب العربیہ مصر قاہرہ میں موجود ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ 922ھ/ 1516ء کے بعد بندقیہ (اٹلی) میں قرآن مجید کی طباعت ہوئی۔سب سے پہلے ھیمبرک اور بندقیہ میں قرآن مجید کی طباعت اس لئے عمل میں آئی کہ بلاد اسلامیہ میں مطابع بہت بعد میں قائم کئے گئے اور یورپی ممالک میں اس کا آغاز بہت پہلے ہو گیا تھا۔"

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 16۔ صفحہ 358، مرتبہ پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان۔ ایڈیشن مارچ 2004ء)

آج جو لوگ اس آسمانی صحیفے پر اپنی دعویداری جتا رہے ہیں ان کے اسلاف کا طرز عمل کیا تھا، ملاحظہ فرمائیں۔ "ترکیہ میں سلطان احمد ثالث کے زمانے میں مطبع قائم ہوا تو وہاں کے مشائخ نے اگرچہ اس کے استعمال کے جواز کا فتوٰی دے دیا تھا مگر قرآن مجید کی طباعت کو ممنوع قرار دیا۔ پھر دولت عثمانیہ قائم ہوئی تو مطبع کو ممنوع ٹھہرایا گیا۔ بعد ازاں سلطان عبد الحمید اوّل کے دور میں پھر قیام مطابع کی اجازت دے دی گئی۔ صحاح الجوھری پہلی کتاب تھی جو آستانہ میں طبع کی گئی۔ کہتے ہیں 1129ھ/1718ء میں شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی نے آستانہ میں غیر

دینی کتابوں کی طباعت کا فتوٰی دیا۔ ایک روایت کے مطابق یہ فتوٰی 1102ھ میں دیا گیا تھا۔ اس کے بعد 1141ھ / 1727ء میں عربی، ترکی اور فارسی زبانوں میں لغت، ادب اور تاریخ کئی موضوعات پر اہم کتابوں کی طباعت اور اشاعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر کتب دینی کی طباعت اور قرآن مجید کی اشاعت و تجلید کا فتوٰی بھی جاری کر دیا گیا۔"

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد16۔ صفحہ 358، مرتبہ پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان۔ ایڈیشن مارچ2004ء)

*تحریری اسلوب

مختلف ادوار میں قرآن مجید مختلف رسم الخط میں لکھا گیا، مثلاً عربی رسم الخط، کوفی رسم الخط، مغربی رسم الخط، محقق رسم الخط، نستعلیق رسم الخط وغیرہ۔ مہدی دوراں کے ایک جلیل القدر صحابی پیر منظور احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ نے خط منظور کے نام سے کلام پاک کے نیا تحریری اسلوب متعارف کروایا، جو انتہائی دیدہ زیب اور پڑھنے میں بہت سہل ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے یہ اسلوب تحریر قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اب جماعتی کارکنان کی کاوشوں کی بدولت ایک فونٹ کی صورت میں انٹرنیٹ بھی دستیاب ہے اور قادیان دارالامان سے قرآن مجید کے متعدد کمپیوٹرائز ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

ان اسالیب کی شائع شدہ نقول کتاب کے آخر میں موجود ہیں۔

*قرآنی رسم الخط کے متعلق اہل اسلام کا عقیدہ

قرآن مجید کے اسلوب تحریر کے بارے میں نام نہاد مسلمانوں کا خیال کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں: ”قرآن مجید کی معروف کتابت کو رسم عثمانی یا رسم الخط کہا جاتا ہے۔ تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کو رسم عثمانی کے مطابق لکھنا واجب اور ضروری ہے، اور اس کے خلاف لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہذا کسی دوسرے رسم الخط جیسے ہندی، گجراتی، مراٹھی، ملیالم، تمل، پنجابی، بنگالی، تلگو، سندھی، فرانسیسی، انگریزی، حتی کہ معروف وقیاسی عربی رسم میں بھی لکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ درحقیقت کتاب اللہ کے عموم واطلاق، نبوی فرمودات، اور اجماع صحابہ واجماعِ امت سے انحراف ہے۔“

https://kitabosunnat.com/kutub-library/Qurani-Imla-Aur-Rasam-ul-Khat

محترم رشید احمد صاحب رقمطراز ہیں: ”دوسرے رسم الخط میں قرآن لکھنے کی ممانعت۔ امام اشہب فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص قرآن لکھوانا چاہتا ہے تو کیا مصحف اس خط میں لکھ سکتے ہیں، جو لوگوں کے ایجاد کردہ اور رائج ہیں، امام مالک نے فرمایا نہیں، قرآن تو بس پہلے رسم الخط (رسم عثمانی) میں ہی لکھا جائے گا۔ هَلْ يُكْتَبُ المصحفُ عَلٰى مَا أحْدَثَهُ النَاسُ مِنَ الْهِجَاءِ فقال: لا اِلّا على الكَتَبَةِ الاولى. (المقنع، ص:۹) امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ مصحف عثمان کے خط (رسم الخط) کے مخالفت کرنا حرام ہے۔ (اتقان، ص:۲۱۳) علامہ ابو عمرو الدانی فرماتے ہیں کہ علمائے امت میں سے کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہے۔ (المقنع،

ص:۹) صاحب کشاف علامہ زمخشری لکھتے ہیں: وکان اتباعُ خطِ المصحفِ سنۃً لا تخالف (مفتاح السعادہ: جلد 1 صفحہ 94) مصحفِ عثمانی کے خط کا اتباع کرنا ایسا دستور ہے، جس کی مخالفت نہیں کی جاسکتی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی امام بیہقی سے نقل کرتے ہیں مَنْ یکتبُ مصحفًا فینبغی أن یُحافِظَ علی الهجاءِ الذی کتبوا به تلكَ المصاحفَ ولا یخالِفُهم فیه ولا یُغَیِّرُ مما کتبوه شیئًا فانهم کانوا أکثرَ عِلْمًا وأصدقَ قَلْبًا ولسانًا وأعظمَ أمانۃً فلا ینبغی أن نَظُنَّ بأنفسنا استدراکا علیهم. (اتقان عن البیہقی فی شعب الایمان) یعنی جو شخص مصحف شریف لکھنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ اس رسم الخط کی پابندی کرے جس سے صحابۂ کرام نے مصاحف عثمانیہ لکھے ہیں، ان کی مخالفت نہ کرے اور نہ ان کی لکھی ہوئی کسی چیز میں کوئی ادنیٰ تغیر کرے؛ اس لیے کہ وہ حضرات پوری امت میں سب سے زیادہ علم والے اور قلب وزبان کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ امانت دار تھے پس خوش فہمی میں مبتلا ہو کر ان پر استدراک کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔ قال احمد بن حنبل یَحْرُمُ مخالفۃُ خطِ مصحفٍ عثمانی فی ''واو'' أو ''یاء'' أو ''الف'' أو غیر ذلك. (مفتاح السعادۃ: ۲/۳۳۶)۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: خط مصحفِ عثمان کی مخالفت کرنا واو یا یاء یاء الف وغیرہ میں حرام ہے؛ بلکہ علامہ برہان الدین ابراہیم بن عمر جعبری متوفی ۷۳۲ھ لکھتے ہیں رسم المصحف توقیفیٌّ هو مذهبُ الاربعۃ یعنی قرآن کریم کا یہ رسم الخط توقیفی اور سماعی ہے، یہی ائمہ اربعہ کا مذہب ہے۔ (شرح العقیلہ) محدث و قاری عبد الرحمن پانی پتی اپنے رسالہ

”تحفہ نذریہ“ میں لکھتے ہیں: اعلم ان رعایۃَ رسمِ الخط العثمانی واجبٌ والکتابۃ بخلافہ اثمٌ ولھذا وَجَبَ علی کُتَّابِ المصاحف ان یتعلموا رسمَ الخط العثمانی والّافانْ غَلَطُوا وخَالَفُوہ فیستحقون العذابَ (افضل الدرر۳) علامہ ظفر احمد تھانوی لکھتے ہیں جب عربی زبان میں دوسرے رسم الخط میں قرآن کا لکھنا جائز نہیں ہے؛ جب کہ اس میں وہ سارے حروف موجود ہیں جو خطِ عثمانی میں موجود ہیں تو پھر اس کے علاوہ دوسری زبان میں جس میں تمام حروف کی مکمل رعایت ہو ہی نہیں سکتی ہے، لکھنا کب جائز ہو گا (امداد الاحکام ۴۴/۴) فقیہ الامت مفتی اعظم ہند و دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی لکھتے ہیں: ...... عباراتِ منقولہ سے معلوم ہوا کہ مصحف عثمانی کے رسم الخط کی رعایت و متابعت لازم و ضروری ہے اور اس کے خلاف لکھنا اگرچہ وہ عربی رسم الخط میں ہی کیوں نہ ہو ناجائز اور حرام ہے اور اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے؛ بلکہ علمائے امت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے تو یہ اجماعی مسئلہ ہوا پھر غیر عربی (بنگلہ، ہندی، گجراتی) وغیرہ رسم الخط یعنی (لیپی) میں لکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس میں تو جواز کا کوئی احتمال ہی نہیں، بعض حروف عربی کے ساتھ مخصوص ہیں، جیسے: طاء، حاء، ضاد، ظاء، وغیرہ۔ یہ حروف دوسری زبان میں استعمال ہی نہیں ہوتے، ان کے لیے ان زبانوں میں نہ صوت ہے نہ شکل و صورت ہے تو لامحالہ ان کی جگہ دوسرے حروف لکھے جائیں گے اور یہ عملاً تحریف و تغییر ہے جو کہ حرام ہے؛ البتہ اگر متنِ قرآن کریم تو عربی اصل رسمِ خط میں ہو اور اس کا ترجمہ و تفسیر دوسری زبان میں تو شرعاً مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۴۶۲/۱)۔ مذکورہ تحقیق اور فتاویٰ سے بہ خوبی واضح ہو گیا کہ قرآن مجید کو خواہ چھوٹی

سورت ہی کیوں نہ ہو، غیر عربی (لپی) میں لکھنا جائز نہیں ہے؛ لہٰذا قرآن کے عربی نظم (عبارت) کے بغیر محض گجراتی، ہندی یا بنگالی وغیرہ رسم الخط میں قرآنِ پاک کا لکھنا خواہ بعض حروف کے دائیں، بائیں یا اوپر، نیچے کچھ علامتیں مقرر کرکے عربی حروف سے مطابق کرنے کی سعی کی گئی ہو پھر بھی ایک طرح کی آواز والے حروف میں جو امتیاز عربی میں ہے، وہ غیر عربی میں ممکن نہیں نیز غیر عربی میں رسمِ عثمانی کی رعایت بھی ہرگز نہ ہوسکے گی؛ اس لیے خالص غیر عربی میں قرآن شائع کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نابینا کے حفظ کے لیے جو نصاب (بریل کوڈ) تیار کیا گیا ہے، وہ حفظ کے لیے "تلقن" کا ایک ذریعہ تو ہے، جس کی وجہ نابینا شخص دوسرے حافظ کا محتاج نہیں رہتا؛ مگر اسے مصحف یعنی قرآن مجید ہرگز نہیں کہا جائے گا۔"

https://www.darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1508409404%2002-Quran%20Majid%20Ka%20Rasm%20Usmani_MDU_1%20&%202_Jan-Feb_17.htm

*پنجاب قرآن ایکٹ2011ء

گذشتہ تحریر اور جسٹس شجاعت علی خان صاحب کے فیصلے میں متعدد بار پنجاب قرآن ایکٹ 2011ءکاذکر آیا۔اس کا مختصر احوال درج ذیل ہے۔

حکومت پنجاب نے مئی2011 ء میں (THE PUNJAB HOLY QURAN (PRINTING AND RECORDING) ACT, 2011)پاس کیا۔اس قانون کے مطابق صوبہ پنجاب میں "قرآن بورڈ"کا قیام عمل میں لایا گیا۔(یادرہے وطن عزیز کے باقی صوبے تاحال اس فیض سے محروم ہیں)۔ قرآن بورڈ کے قیام کی غرض وغایت اس طرح بیان کی گئی ہے۔

4. Quran Board.– (1) The Government shall constitute a Quran Board comprising
prominent Ulama, Huffaz and Qaris of all schools of thought amongst Muslims
[out of whom at least thirty three percent shall be women, if available].
(2) The Government shall cause a copy of the Holy Quran to be prepared, and shall
forward it to the Quran Board for authentication as a standard copy.
(3) The Government shall keep the standard copy in the Government archives for safe
custody.

(4) The Quran Board shall recommend steps for error-free printing and publication or
recording of the Holy Quran and shall, subject to the direction of the
Government, supervise the work of error-free printing and publication or recording of
the Holy Quran.
(5) The Quran Board shall perform such other functions as may be prescribed.
https://citylaws.pk/punjab-holy-quran-printing-and-recording-act-2011/

خلاصہ۔ ”گورنمنٹ تمام مکاتب فکر کے معروف علما، حفاظ اور قرّاء پر مشتمل قرآن بورڈ تشکیل دے گی، دستیابی کی صورت میں اس بورڈ میں خواتین کی نمائندگی 33 فیصد ہو گی۔

حکومت اس امر کا اہتمام کرے گی کہ قرآن کریم کی ایک کاپی تیار کر کے اس بورڈ میں تصدیق کے لئے پیش کی جائے۔ اور قرآن بورڈ کی تصدیق شدہ کاپی ہی معیاری سمجھی جائے۔

قرآن بورڈ سے تصدیق شدہ یہ متن حکومت اپنے پاس محفوظ رکھے گی۔

قرآن بورڈ قرآن مجید کی اغلاط سے پاک طباعت و اشاعت اور ریکارڈنگ کے لئے حکومت کی راہنمائی اور نگرانی کرے گا۔

قرآن بورڈ مطلوبہ اور اس سے ملتے جلتے امور انجام دے گا۔“

*قرآن بورڈ کی کارکردگی اور عملی صورتحال

پنجاب میں یہ قرآن بورڈ قائم توہوا مگر مرض بڑھتا گیاجوں جوں دوا کی والا معاملہ ہو گیا۔ اس بورڈ کی کارکردگی، ماضی اور حال کیسا ہے پاکستان کی مختلف اخبارات اس حقیقت کو آشکار کررہے ہیں۔ چند سطریں بطور نمونہ حاضر ہیں۔

"تیرہ سال گزرنے کے باوجود بھی قرآن مجید کے ناشران کی رجسٹریشن کا نامکمل۔ لاہور(92 نیوز) طویل پلاننگ، زبانی جمع خرچ اور دعوے، یہ پہچان ہے "پنجاب قرآن بورڈ" کی، جو تیرہ سال گزرنے کے باوجود بھی قرآن مجید کے ناشران کی رجسٹریشن کا عمل مکمل نہیں کر سکا۔ پنجاب قرآن بورڈ دوہزار چار میں قائم کیا گیا۔ مگر جن مقاصد کی تکمیل کے لئے اور جس بنیاد پر قرآن بورڈ پنجاب کی بنیاد رکھی گئی تھی اس پر کام پہلے دن سے ہی آگے نہیں بڑھ سکا۔ بورڈ کے اہداف میں قرآن مجید کی طباعت کرنے والے ناشران کو رجسٹرڈ کرنا اور غیر معیاری کاغذ پر قرآن مجید کی طباعت کو روکنا شامل ہے۔ اس وقت پنجاب قرآن بورڈ کے پاس رجسٹرڈ ناشران قرآن مجید کی تعداد بہتر(72) ہے مگر سینکڑوں ناشران ابھی تک بھی رجسٹرڈ نہیں کیئے جاسکے اور وہ غیر معیاری کاغذ پر قرآن مجید کی اشاعت کر رہے ہیں۔ غیر معیاری اوراق کے بوسیدہ ہونے پر شہری انہیں مختلف مقامات پر دفن کر دیتے ہیں یا پانی میں بہادیتے ہیں۔ اس کا ثبوت نہر سے ملنے والی بوریاں ہیں جن میں مقدس اوراق تھے۔ اس حوالے سے چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ علامہ غلام محمد سیالوی کہتے ہیں کہ اس بارے میں قوانین سخت کر

رہے ہیں موجودہ بجٹ میں پنجاب حکومت نے قرآن بورڈ کیلئے ایک کروڑ کا بجٹ مختص کیا مگراس کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہے اور وہ قرآن پاک کی غیر معیاری طباعت رکوانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

https://urdu.92newshd.tv/about/%D8%AA%DB%8C%D8%B1%DB%B1 %81-%D8%B3%D8%A7%D9%84-%DA%AF%D8%B2%D8%D9%86%DB%92-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%A7%D9%88%D8%AC%D9%88%D8%AF-%D8%A8%DA%BE%DB%8C-%D9%82%D8%B%D8%A2%D9%86-%D9%85%D8%AC%DB%8C%D8%AF-%DA%A9

سید عبدالوہاب شیرازی صاحب رقمطراز ہیں:" **پنجاب قرآن بورڈ، علماء کے زیر نگرانی چلنے والے اداروں کا المیہ**۔ موجودہ نظام میں جس طرح ہر ادارہ نہایت ابتری اور بدحالی کا شکار ہے اسی طرح پنجاب میں ایک ادارہ قرآن بورڈ کے نام سے کئی سالوں سے کام کررہاہے اور ایک خبر کے مطابق سالانہ کروڑ روپے بجٹ میں اس ادارے کو دیے جاتے ہیں، اس ادارے کو چلانے والے چند علماء ہیں جن میں ہر مسلک کا کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہے، جس کے چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب مولانا غلام محمد سیالوی ہیں۔ یہ ادارہ سالانہ کروڑوں روپے ہڑپ کرجاتاہے لیکن جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیاہے وہ مقصد ابھی تک حاصل نہیں کیا جاسکا۔ ادارے کا مقصد قرآن مجید کی پرنٹنگ وغیرہ کے امور کی نگرانی کرنا ہے، اور غیر معیاری کاغذ پر پرنٹنگ کی روک تھام کرنا وغیرہ بہت سارے امور دیکھنا اس ادارے کی ذمہ داری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ غیر معیاری کاغذ پر قران کی پرنٹنگ کا کام اسی طرح

جاری وساری ہے جس طرح پہلے تھا، جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ قرآن کا نسخہ جلد بوسیدہ ہو کر خراب ہو جاتا ہے اور بے حرمتی کا خطرہ رہتا ہے۔۔۔ قرآن کے آخری صفحات میں فال گیری کا ایک صفحہ شامل کرکے قرآن کے حکموں کو قرآن کی جلد کے اندر پامال کیا جارہا ہے اور علماء کے زیر نگرانی چلنے والا قرآن بورڈ ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے۔اور پھر قرآن چھاپنے والے اداروں کی دیدہ دلیری دیکھیں کہ ایک تعویذ نقش قرآنی کی شکل میں بنا کر اس کے نیچے من گھڑت بات بھی لکھ دی کہ یہ والا تعویذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسنین کے گلے میں باندھا کرتے تھے۔ اتنی من گھڑت بات قرآن کی جلد کے اندر لکھتے ہوئے بھی ان اداروں کو خوف خدا نہیں ہوتا اور نہ ہی متعلقہ اداروں کو جو انہیں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ تاج کمپنی جیسا معروف اور قدیم ادارہ بھی اس فالنامے اور تعویذ کو چھاپ رہا ہے۔اسی طرح اتفاق پبلشر، بسم اللہ پبلشر میں یہ فالنامہ موجود ہے۔ ایک نسخے میں جسے معصوم کمپنی نے شائع کیا ہے اللہ تعالٰی کے ناموں میں سے الباعث کا ترجمہ کیا ہے مردے جلانے والا۔اس ادارے سمیت ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم قرآن کی اس توہین پر آواز اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس بات کو پہنچائیں تاکہ لوگوں کو یہ شعور ہو اور وہ اس طرح توہین قرآن میں ملوث کمپنیوں کا بائیکاٹ کریں۔" https://www.mukaalma.com/18783/

یہ حقیقت حال اپنی جگہ مگر جو انتہائی تکلیف دہ اور تلخ صور تحال روزروشن کی طرح نظر آرہی ہے وہ یہ کہ پنجاب قرآن بورڈ، انتظامیہ اور ارباب اختیار کی کارکردگی صرف اتنی ہے کہ اس جماعت کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور قدغنیں لگائی جارہی ہے جو گذشتہ ایک سوسال

میں سب سے زیادہ اور سب سے نمایاں خدمت قرآن کرنے والی جماعت ہے۔ وہ جماعت جس کے بانی نے جواہرات کی اس تھیلی کو بے خبر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس نے قرآن مجید کو تحریف و تبدّل سے پاک لاریب و بے عیب کتاب ثابت کیا۔ وہ امام الزّمان اپنی بعثت کا مقصد یوں بیان فرماتا ہے: ”میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔“ (برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 34، یڈیشن 2021ء)

اس زمانے کا وہ مصلح اعظم بیان کرتا ہے: ”اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔“ (اِزالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، ایڈیشن 2021ء)

وہ امام کامگار اسلام کی راستی کا عصا جس کے ہاتھ میں دیا گیا دنیا کو یہ خبر دیتا ہے: ”سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل

ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزار ہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے اُن کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔“

(اِزالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 381، ایڈیشن 2021ء)

وہ مرد مجاہد عرش الٰہی سے جسے سلطان القلم کا خطاب ملا بڑی تحدی سے لکھتا ہے: ”قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔“

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 279، ایڈیشن 2021ء)

بطحا کی وادیوں سے آفتاب سے زیادہ روشن جو نور نبوت ظاہر ہوا اس نبی کامل ﷺ کا ظلِ کامل جس کے قلم کو ربِّ رحمٰن نے ذوالفقار علی کا درجہ عطا فرمایا دنیا کو یہ خبر دیتا ہے: ”یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا“۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 257 حاشیہ، ایڈیشن 2021ء)

وہ موعود اقوام عالم کُل عالم کو یہ خبر دیتا ہے کہ: ”ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے

پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔"

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 65 ایڈیشن 2021ء)

امت کا یہ غمخوار کس درد کے ساتھ یہ بیان کرتا ہے کہ: "مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 9، ایڈیشن 1988ء)

اس زمانے کے حصن حصین نے اپنی جماعت کو بارہا اس مقدس کتاب کو دستور العمل بنانے کی تلقین فرمائی: "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔۔۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔" پھر فرمایا: "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔۔۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو

اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13، 26، 27، ایڈیشن 2021ء)

آج پاکستان میں اس جماعت کو اشاعت قرآن سے محروم کیا جارہا جو اب تک دنیا میں بولی جانے والی 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ چودہ سو سال میں عالم اسلام میں یہ سعادت کسی مسلمان ملک، کسی مسلمان حکومت، کسی مسلمان جماعت، تنظیم یا فرقے کو نصیب نہیں ہوئی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا: ”وکالت تصنیف یوکے کی رپورٹ کے مطابق نئی زبان لاطینی سپینش میں قرآن کریم کا پہلی مرتبہ ترجمہ طبع ہوا ہے۔ نئی زبان میں عبرانی ترجمہ قرآن اور فنش ترجمہ قرآن بھی شائع ہوا ہے۔ الحمد للہ! جماعت کی طرف سے اب 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تیار ہو چکے ہیں۔“

(/https://www.alfazl.com/2024/07/28/102903)

پاکستان میں آئے روز جو نئے نئے قوانین بنائے جارہے ہیں اور اہل وطن کے لئے گھٹن کا ماحول پیدا کیا جارہا ہے اس پر سنجیدہ مذاق رکھنے والے لوگ نوحہ کناں ہیں۔ پاکستان کے معروف صحافی اور تجزیہ نگار وسعت اللہ خان ”بی بی سی اردو“ پر اپنے کالم بعنوان **”اب پنجاب میں کوئی کتاب چھاپ کر دکھائے“** میں رقمطراز ہیں: ”جوں جوں پاکستان کے نظریاتی تشخص کے تحفظ کے لیے ایک پر ایک قانون کی تہہ چڑھائی جارہی ہے توں توں نظریاتی

شناخت محفوظ ہونے کے بجائے مزید عدم تحفظ کا شکار نظر آرہی ہے۔ مثلاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی بنیاد کو برقرار رکھنے کے لیے 1949 میں منظور کردہ قراردادِ مقاصد 1973 کے آئین کے دیباچے کا حصہ ہے۔ اس آئین کے تحت کوئی بھی قانون سازی قرآن و سنت کے منافی نہ ہو اسے پرکھنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے۔ احمدیوں کو آئین کے تحت 46 برس پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے اور انھیں اضافی قوانین کے تحت شعائرِ اسلامی کے کھلم کھلا استعمال سے قانوناً منع کیا جاچکا ہے۔ توہینِ مذہب کے قانون 295 سی کے تحت توہینِ رسالت و توہینِ قرآن کی سزا موت ہے اور دیگر مقدس ہستیوں کی توہین پر بھی بھاری سزا مقرر ہے۔ پارلیمانی اور آئینی عہدوں کے حلف کی عبارت میں یہ عہد بھی شامل ہے کہ میں ختمِ نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں۔ کسی بھی مسلمان شہری کا شناختی کارڈ ختمِ نبوت پر کامل یقین کے حلف نامے پر دستخط کے بغیر نہیں بن سکتا۔ اس کے باوجود ہر وقت دل و دماغ کو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ ادارے، قوانین اور سزائیں ناکافی تو نہیں۔ کہیں انھیں اور مضبوط بنانے کی ضرورت تو نہیں اسی مسلسل خدشے کے ہوتے گذشتہ جمعرات (23 رجولائی 2020ء) کو ملک کے سب سے بڑے صوبے کی اسمبلی نے متفقہ طور پر پنجاب تحفظ بنیادِ اسلام ایکٹ منظور کر لیا۔ اس کے تحت انبیا، صحابہ اور اہلِ بیت سمیت مقدس ہستیوں کے ناموں کے ساتھ متبرک القابات لگانے لازمی قرار دیے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بل کی ان سفارشات پر کسی مسلمان کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر اس بل کے پردے میں اصل کام کچھ اور ہوا ہے۔ وہ یہ کہ پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی ایسی کتاب کو

شائع یا صوبے میں درآمد کرنے سے منع کر سکتا ہے جس میں قومی مفاد، ثقافت، مذہبی اقدار و فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے مضر مواد ہو۔(قومی مفاد، ثقافت، مذہبی اقدار، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی تشریح کیا ہے؟اس کا حتمی دار و مدار بھی غالباً ڈی جی پی آر کی ذاتی فہم و قابلیت پر ہو گا۔)متعلقہ افسر کسی بھی وقت کسی بھی چھاپہ خانہ، اشاعتی مرکز، بک سٹور پر جا کر مقررہ معیار پر پوری نہ اترنے والی کسی بھی کتاب کے مسودے یا کاپی کو شائع ہونے سے پہلے یا بعد میں ضبط کر سکتا ہے۔ جو بھی کتاب شائع ہو گی۔ اسی روز اس کی چار کاپیاں مجازِ افسر کو بھیجنا ہوں گی۔مذہب سے متعلق جو بھی کتابی مواد ڈی جی پی آر کے سامنے آئے گا وہ مواد ڈی جی پی آر متحدہ علما بورڈ کو پیش کرنے کا پابند ہو گا اور یہ بورڈ ہی اسے شائع کرنے نہ کرنے کے بارے میں حتمی رائے دے گا۔اس آرڈیننس میں کہیں بھی آئین کے آرٹیکل دس اے کا حوالہ نہیں دیا گیا جس کے تحت ہر شہری کا بنیادی حق ہے کہ وہ خود پر عائد الزام یا فردِ جرم کے خلاف اپنا دفاع کر سکے یعنی اس قانون کے تحت ایک بیوروکریٹ مستغیث بھی ہے، جج اور جلاد بھی۔اس آرڈیننس کی منظوری سے دو دن پہلے خبر آئی کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے تعلیمی اداروں کے لیے سفارش کردہ سو سے زائد کتابوں کو اسلامی اقدار، ثقافت اور نظریہ پاکستان سے متصادم مواد کی بنیاد پر ضبط کرنے کا اعلان کر دیا۔۔پنجاب تحفظِ بنیادِ اسلام ایکٹ کے ایک حصے میں مقدس ہستیوں کے تقدس اور القابات کی وضاحت کی گئی۔ مگر دوسرے حصے میں مستقبل میں شائع یا درآمد کی جانے والی تمام کتابوں کو نظریاتی چھان پھٹک کی زنجیر سے باندھ کر پڑھائی لکھائی تحقیق کے دائرے کو اور محدود کرنے اور ریاستی تشریح سے مختلف آرا

کے اظہار کو اطلاقی جرم قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر اس ایکٹ پر ہو بہو عمل ہوتا ہے تو پھر علما بورڈ کی منظور شدہ مذہبی کتابوں کے علاوہ کوئی بھی کتاب شائع یا درآمد کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ سائنس، تاریخ، فلسفے، جغرافیے، حالاتِ حاضرہ، ادبیات وغیرہ کو بھول جائیں۔ کیونکہ غالب و اقبال کی شاعری سمیت ہر کتاب میں کچھ نہ کچھ ایسا ضرور نکل آئے گا جو قومی سلامتی، ثقافتی و مذہبی اقدار و فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے منافی ہو۔ اسلامی یا مسلم تاریخ سے متعلق بیرونِ پاکستان شائع ہونے والی کوئی بھی کتاب درآمد نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کتاب مقدس ہستیوں کے ساتھ لگائے جانے والے القابات سے متعلق بنیادِ اسلام ایکٹ کے معیار پر پوری نہیں اترے گی۔ اب صورت یہ ہے کہ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد پاکستان کے دیگر صوبوں کے مصنف اور ناشر کیا کریں گے؟ کیا وہ ہر کتاب کا پنجاب ایڈیشن علیحدہ سے شائع کریں گے یا پھر ابنِ انشا کی ''اردو کی آخری کتاب'' کی طرح سرورق پر موٹا موٹا لکھیں گے ''پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ سے نامنظور شدہ۔'' **سمجھ میں نہیں آتا کہ دیگر مسلمان ممالک ان قوانین کے بغیر کیسے زندہ ہیں جن کے بغیر ہم سانس لینے کا بھی تصور نہیں کر سکتے۔ یا تو وہ ہماری طرح اچھے مسلمان نہیں یا پھر انھیں اس سے بھی زیادہ اہم مسائل درپیش ہیں۔**

https://www.bbc.com/urdu/pakistan-53545026

*حرف آخر

سب سے پہلا، اہم ترین اور توجہ طلب سوال یہ ہے کہ آیا قرآن مجید یا دیگر الہامی کتب ''کاپی رائٹ'' قانون کے تابع آ بھی سکتی ہیں یا نہیں۔ پندرہ سو سال قبل نازل ہونے والی یہ کتاب 1735ء میں بننے والے قانون کے تابع کیسے ہو سکتی ہے؟ اس لئے مہذب ممالک اور اقوام یہ قوانین رکھتی ہیں کہ تمام مذہبی کتب، صحیفے اور مواد کاپی رائٹ کے قانون سے مستثنیٰ ہے۔ مثلاً:

Religious Service Exemption: In the US there is a Religious Service Exemption (1976 law, section 110), namely "performance of a non-dramatic literary or musical work or of a dramatico-musical work of a religious nature or display of a work, in the course of services at a place of worship or other religious assembly" shall not constitute infringement of copyright. https://en.wikipedia.org/wiki/Copyright

خلاصہ ''مذہبی خدمت کا استثنیٰ: امریکہ میں 1976ء کے قانون کی شق 110 کے تحت مذہبی خدمات یعنی غیر ڈرامائی ادبی یا میوزیکل کام یا مذہبی نوعیت کے ڈرامائی، میوزیکل کام یا ان کی نمائش، عبادت گاہ یا دیگر مذہبی اجتماع میں مذہبی گیت کاپی رائٹ قانون کی خلاف ورزی نہیں کہلائے گی بلکہ ان امور کو استثنیٰ حاصل ہے۔''

No copyright in religious scriptures: Religious Scripts are not subject to copyright. Religious scriptures exist in the public domain so they are not subject to copyright protection. This denotes that ancient religious texts such as Mahabharata, Bhagavad-Gita, Quran, Old Testament, New Testament, or conventional renditions of the Bible are exempt from copyright protection.
https://www.theippress.com/2024/01/25/exploring-the-copyright-complexities-of-religious-scriptures-a-blend-of-ancient-wisdom-and-modern-legality/#:~:text=Religious%20scriptures%20exist%20in%20the%20public%20domain%20so,of%20the%20Bible%20are%20exempt%20from%20copyright%20protection

خلاصہ: ”مذہبی مواد کاپی رائٹ قانون کے تابع نہیں ہیں۔ مذہبی صحیفے ہمیشہ سے عوام الناس کی دسترس میں موجود ہیں لہذا وہ کاپی رائٹ کے تحفظ کے تابع نہیں ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قدیم مذہبی صحیفے جیسے مہابھارت، بھگوات گیتا، قرآن، عہد نامہ قدیم، نیا عہد نامہ، یا بائبل کے روایتی نسخے کاپی رائٹ کے تحفظ سے مستثنیٰ ہیں۔“

احکم الحاکمین کا فرمان کیا ہے: ”اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الۡحِجۡر:10)۔

یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔(الْعَنْکَبُوْتِ:52)۔

کیا (یہی) اُن کے لئے کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر ایک کتاب اتاری ہے جو اُن پر پڑھی جاتی ہے اور یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے ایک بڑی رحمت بھی ہے اور بہت بڑی نصیحت بھی۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (الْقَمَرِ:18)۔

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (النَّحْلِ:45)۔

اور ہم نے تیری طرف بھی ذکر اُتارا ہے تاکہ تُو اچھی طرح لوگوں پر اس کی وضاحت کر دے جو اُن کی طرف نازل کیا گیا تھا اور تاکہ وہ تفکر کریں۔

ان واضح محکم اور یقینی احکامات کے ہوتے ہوئے کسی گروہ، فرقے، قوم یا ملک کی کیا حیثیت، کیا اوقات کہ اس کلام پر اجارہ داری قائم کریں اور اس کی حفاظت اپنے لیے خاص کریں۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات اس سوچ اور عقیدے کو دھتکارتی اور ردّ کرتی ہیں۔ جس امانت کو ارض و سما اور جبال نے اٹھانے سے انکار کیا اور خشیت کا اظہار کیا، اس امانت کا بوجھ اور ذمہ داری اگر چند مضغے اور دنیاوی کیڑے اٹھانے کا دم بھریں اور اسے اپنے لیے خاص کرنے کا دعویٰ کریں تو اس جسارت پر عقل سلیم رکھنے والا ہر شخص ورطہ حیرت میں

ڈوب جاتا ہے۔ طاقت اور اقتدار کے نشے میں چور عقل کے ان اندھوں کو ادراک ہی نہیں کہ وہ اپنا اعمال نامہ کس حد تک سیاہ کر رہے ہیں، اور مالکِ کُل جبّار، قہّار اور منتقم بھی ہے۔ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا۔

طاقت کے نشے میں چُور تھے جو توفیق نظر جن کو نہ ملی
مفہوم نہ سمجھے وہ ناداں قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پستے ہیں بالآخر وہ اِک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

وہ مقدس مطہر اور مکرم صحیفہ جسے خالق کائنات نے عامتہ الناس کے لئے نازل کیا اور اس کی دسترس میں دیا، وہ پاکیزہ کتاب جس کی حفاظت کی ذمہ داری ابد الآباد تک حیی و قیوم اور قادر و قدیر رب العرش نے اپنے ذمہ لی ہو کس کی جرات، ہمت اور اوقات ہے کس کی مقدرت ہے جو اس میں تحریف کی جسارت کرے۔

مولا کریم بگڑتی ہوئی اس خیر امت پر رحم فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورة فاتحة الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك

يوم الدين اياك نعبد واياك نستعين

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت

عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين

وهي سبع ايات

يبحث عن تعريف القرآن وما يتضمنه ، وعن جمعه وكتابته
وترتيب آياته وسوره وضبطه وتصحيحه ، وعن غرائب
رسم كلماته وهل رسمه توقيفي ام لا ، وعن حكم اتباعه
وسبب نقطه وتشكيله ، وعن معرفة الصحابة للاملاء
والكتابة ، وعن مقارنة كتابتنا برسمه
وغير ذلك من المباحث القيمة

تأليف

محمد طاهر بن عبدالقادر الكردى المكى الخطاط
بالمعارف العامة بمكة المشرفة

لطف الله به وعامله برحمته واحسانه وستره في الدنيا والآخرة آمين

طبع سنة ١٣٦٥ هجرية
بجدة

وهناك بعض من نوابغ مستشرقي الافرنج من يتخصص لحفظ القرآن وفهم تفاسيره ، ومن يعتني بعلم القراءات وفن التجويد ، ومن ينقطع الى دراسته وبيان مزايا دين الاسلام ولهم في ذلك مؤلفات . وان بقوا على ديانتهم .

وان أول طبع المصحف بالخط العربي كان في مدينة همبرج بألمانيا وذلك في سنة ١١١٣ هجرية[1] ويوجد من هذه الطبعة مصحف بدار الكتب العربية المصرية بالقاهرة

قال المستشرق الالماني الدكتور شوميس في القرآن الكريم في احدى الجمعيات « يقول بعض الناس ان القرآن كلام محمد — وهو خطأ محض — فالقرآن كلام الله تعالى الموحى على لسان رسوله محمد ، فليس في استطاعة محمد ذلك الرجل الأمي في تلك العصور الغابرة أن يأتينا بكلام تحار فيه عقول الحكماء ويهدي الناس من الظلمات الى النور ، وربما تعجبون من اعتراف رجل اوربي بهذه الحقيقة ، اني درست القرآن فوجدت فيه تلك المعاني العالية والنظامات المحكمة وتلك البلاغة التي لم اجد مثلها قط في حياتي . جملة واحدة منه تغني

---

(١) وسببه على مايظهر لنا ان اختراع المطبعة كان في ألمانيا سنة ١٤٣١ ميلادية ثم عم انتشارها بقية الممالك ، واول دخولها الى تركيا كان في زمن السلطان احمد الثالث وكان طبع المصاحف في عهده ممنوعا وسنتكلم في آخر الكتاب عن ظهور المطابع وانتشارها انشاء الله تعالى

اردو
دائرۂ معارفِ اسلامیّہ

زیرِ اہتمام

دانش گاہِ پنجاب، لاہور

جلد ۱/۱۶

(ق — قرآن مجید)

طبع اوّل

۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

بارِ ثانی

صفر۱۴۲۵ھ/مارچ2004ء

ابوحذی کا شمار کوفے کے نامور اور ماھرین فن کاتبین قرآن میں ھوتا تھا ۔ ابن ام شیبان، المسحور، ابو حمیرہ اور ابن حمیرہ بھی اھل کوفہ میں سے معروف کُتّاب قرآن تھے (ابن الندیم : الفہرست، قاھرہ، ص ١٥، ١٦، [طبع فلوگل، ص ٦ و ٧]).

قرآن مجید کی زرکاری کرنے والے قابل ذکر لوگ : اسلام کے قرن اوّل اور قرن ثانی میں جن حضرات نے قرآن مجید کی زرکاری اور تذھیب کی، ان کے نام یہ ھیں : الیقطینی، ابراھیم الصغیر، ابو موسی ابن عمار، ابن السقطی، محمّد اور اس کا بیٹا، ابو عبداللہ الخزیمی اور اس کا بیٹا [الفہرست، طبع فلوگل، ص ٩].

قرآن مجید کی جلد بندی کرنے والے مشاھیر : جو لوگ قرآن مجید کی جلد بندی میں خاص شہرت کے مالک تھے ان کے نام یہ ھیں : ابن ابی الحریش، جو مامون الرّشید کے خزانة الحکمت میں جلد ساز تھا؛ شفة المقراض عجیفی، ابو عیسی ابن شیران، دمیانة الاعسر ابن الحجام، ابراھیم اور اس کا بیٹا محمّد اور حسین بن الصّفار (ابن الندیم : الفہرست، قاھرہ، ص ٢٠، [طبع فلوگل، ص ١٠]).

طباعت قرآن مجید کا آغاز : خط عربی میں سب سے پہلا قرآن مجید، ١١١٣ھ/١٧٠١ء میں ھیمبرگ (المانیا) میں طبع ھوا ۔ قرآن مجید کا یہ مطبوعہ نسخہ دارالکتاب العربیة مصر، قاھرہ، میں موجود ھے ۔ یہ بھی منقول ھے کہ ٩٢٢ھ/١٥١٦ء کے بعد بندقیہ (اٹلی) میں قرآن مجید کی طباعت ھوئی ۔ سب سے پہلے ھیمبرگ اور بندقیہ میں قرآن مجید کی طباعت اس لیے عمل میں آئی کہ بلاد اسلامیہ میں مطابع بہت بعد میں قائم کیے گئے اور یورپی ممالک میں اس کا آغاز بہت پہلے ھوگیا تھا.

ترکیہ میں سلطان احمد ثالث کے زمانے میں مطبع قائم ھوا تو وھاں کے مشائخ نے اگرچہ اس کے استعمال کے جواز کا فتوٰی دے دیا تھا، مگر قرآن مجید کی طباعت کو ممنوع قرار دیا ۔ پھر دولت عثمانیہ قائم ھوئی تو مطبع کو ممنوع ٹھیرایا گیا ۔ بعدازاں سلطان عبدالحمید اوّل کے دور میں پھر قیام مطابع کی اجازت دے دی گئی ۔ صحاح الجوھری پہلی کتاب تھی جو آستانہ میں طبع کی گئی ۔ کہتے ھیں ١١٢٩ھ/١٧١٨ء میں شیخ الاسلام عبداللہ آفندی نے آستانہ میں غیر دینی کتابوں کی طباعت کا فتوٰی دیا ۔ ایک روایت کے مطابق یہ فتوٰی ١١٠٢ھ میں دیا گیا تھا ۔ اس کے بعد ١١٤١ھ/١٧٢٨ء میں عربی، ترکی اور فارسی زبانوں میں لغت، ادب اور تاریخ کے موضوعات پر اھم کتابوں کی طباعت و اشاعت کا سلسلہ شروع ھوگیا ۔ پھر کتب دینی کی طباعت اور قرآن مجید کی اشاعت و تجلید کا فتوٰی بھی جاری کر دیا گیا (محمّد طاھر بن عبدالقادر الکردی المکی : تاریخ القرآن و غرائب رسمة و حکمة ، بار دوم ، قاھرہ ١٣٧٢ھ/١٩٥٣ء، ص ١٦٣ ، ١٦٤).

مآخذ : قرآن مجید اور کتب حدیث و شروح کے علاوہ (١) (ابن کثیر : تفسیر، مطبوعۂ قاھرہ؛ (٢) الزمخشري : الکشاف، قاھرہ ١٣٦٥ھ/١٩٤٦ء؛ (٣) طنطاوی جوھری : الجواھر فی تفسیر القرآن الکریم، قاھرہ ١٣٥٤ھ/١٩٣٥ء؛ (٤) البیضاوی : انوارالتنزیل و اسرار التاویل، قاھرہ ١٣٥٨ھ/١٩٣٩ء؛ (٥) السیوطی : الاتقان فی علوم القرآن، مطبوعۂ قاھرہ؛ (٦) الباقلانی : اعجاز القرآن، مطبوعۂ قاھرہ؛ (٧) محمّد طاھر بن عبدالقادر الکردی : تاریخ القرآن، بار دوم قاھرہ، ١٣٧٢ھ/١٩٥٣ء؛ (٨) احمد حسن الزّیات : تاریخ الأدب العربی، قاھرہ؛ (٩) صبحی الصالح : مباحث فی علوم القرآن، بیروت ١٩٦٤ء؛ (١٠) ابن الجزری : طَیّبة النشر فی القراءات العشر، قاھرہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء؛ (١١) وھی مصنف : النشر فی القراءات العشر، قاھرہ ١٣٨١ھ/١٩٦١ء، بار اول؛ (١٢) [ابو عبداللہ الزنجانی : تاریخ القرآن]؛

کوفی رسم الخط آٹھویں یانویں صدی

نسخہء قرآن، 5ہجری خط کوفی (برٹش میوزیم)

مغربی رسم الخط 13 ویں 14 ویں صدی

خط نسخ سورۃ فاتحہ
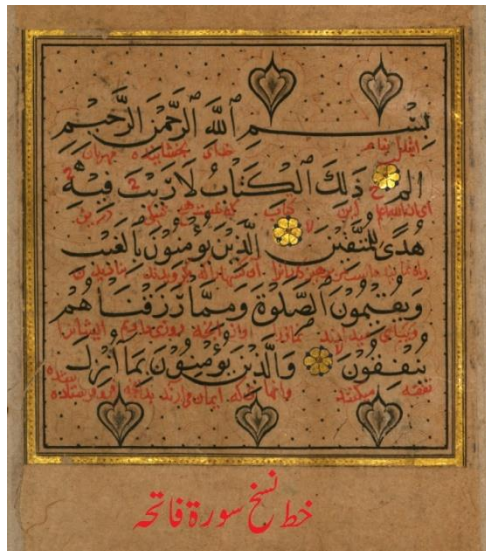
محقق رسم الخط 14ویں 15ویں صدی

تَسْتَكْبِرُونَ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا

خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ

ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ

عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ

٢٦

گیارہویں صدی کا رنگین طلائی قرآن (مخطوطہ ایران)

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ

没有一个便罷但有可都現在我的御前

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا

死了的地面又共那佈上的显跡

我把地復活起来

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ

我從地面上取出子粒来

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ

叫人們吃他

وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ

我在地面上又造化東園菩物

چینی زبان میں ترجمہ قرآن

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ط وَعَلٰٓى
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۸﴾ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ
مَرَضًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۵ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ لا قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ
مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ
السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا صلے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ لا قَالُوْٓا اِنَّا
مَعَكُمْ لا اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۵﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ
وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ

ع ۱ ۸

وقف لازم

خصوصیّت

اِس قرآن شریف کی کتابت میں یہ خصوصیت ہے کہ اِس کے ہر ایک حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے کسی دوسرے حرف پر نہیں اور نہ اپنے حرف سے آگے پیچھے ہے۔ نیز حروف اور الفاظ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے نہیں۔ اکثر قرآن شریف دیکھے گئے ہیں کہ خوشخط بھی ہوتے ہیں اور صحیح بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی کتابت میں یہ بڑا نقص ہے کہ کاتب نے صرف ظاہری سجاوٹ کے لئے اکثر جگہ خالی مقامات کو دوسرے حروف کے اعراب اور کششوں سے پُر کر دیا ہے۔ نیز حروف اور الفاظ کو اُوپر نیچے لکھ دیا ہے۔ اِس طرح ایک حرف کا اعراب دوسرے حرف پر جا پڑتا ہے جس سے بچّوں اور نومسلموں کو پڑھنے میں بہت دِقّت پیش آتی ہے۔ جن لوگوں کو کثرتِ تلاوت کی وجہ سے قرآن مجید قریب حفظ کے ہوتا ہے اُن کو کتابت کا یہ نقص محسوس نہیں ہوتا۔ لہٰذا اِس جگہ بطور نمونہ چند مثالیں نہایت خوشخط قرآن شریفوں میں سے اس قسم کی مشتبہ کتابت کی دی جاتی ہیں اور ساتھ ہی ہر مثال کو اِس قرآن شریف کی طرزِ کتابت پر بالمقابل صحیح کر کے بھی لکھ دیا گیا ہے تا کہ اِس قرآن شریف کی طرزِ کتابت اور دوسرے قرآن شریفوں کی طرزِ کتابت میں جو فرق ہے وہ بیّن طور پر ظاہر ہو جائے۔ ذیل کی مثالوں میں ایک ۱ کا نمبر عام طرزِ کتابت اور دوسرا ۲ نمبر اِس قرآن شریف کی طرزِ کتابت کی مثال ہے:

جلی خط کے قرآن شریفوں میں اور اُن قرآن شریفوں میں جن کے الفاظ جدا جدا ہوتے ہیں یہ نقص اور بھی زیادہ ہے اور مبتدی کے لئے صحیح پڑھنا بہت مشکل ہے۔ اب اِس قرآن شریف میں بچّوں اور نومسلموں کے لئے رستہ صاف ہو گیا ہے۔ فالحمدللہ۔

خاکسار پیر منظور محمد مصنّف قاعدہ یسّرنا القرآن وموجد کتابت قاعدہ یسّرنا القرآن

اتمامِ حجت

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے
تِری اِک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اَے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑکر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو مَیں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُونے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دن نَدامت آنے والی ہے

خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 595۔ ایڈیشن 2021ء)

The Holy Quran and copyright (Urdu)

Analysis of a judicial decision by Justice Shujaat Ali Khan, Judge of the Lahore High Court Lahore Pakistan.

Written by:

Laiq Ahmad Mushtaq
Missionary Ahmadiyya Muslim Jamaat
Suriname, South America